بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

شمارہ 21

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 رمضان 1441 ہجری قمری • 21 ہجرت 1399 ہجری شمسی • 21 مئی 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡہُ نَفۡسًا فَکُلُوۡہُ ہَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا ○

(النساء:5)

ترجمہ: اور عورتوں کو اُن کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دِلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلا تردّد شوق سے کھاؤ۔

اخبار احمدیہ

مورخہ 15 مئی 2020ء بروز جمعۃ المبارک سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

رمضان کے اس آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور عاجزانہ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم اور فضل مانگیں، اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق اطلاع

مورخہ 15 مئی 2020ء بروز جمعۃ المبارک سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا۔ آپ نے اس موقع پر احباب جماعت کے نام ایک پیغام ارشاد فرمایا جسے محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم.ٹی.اے کے توسّط سے احبابِ جماعت کے سامنے پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے افسوس ہے کہ آج مَیں جمعہ نہیں پڑھا سکوں گا کیونکہ گزشتہ دنوں گھر کے صحن میں چلتے ہوئے مَیٹ (mat) سے پاؤں کو ٹھوکر لگنے کی وجہ سے پاؤں پھسلا جس کی وجہ سے پکی جگہ پر گرنے سے ماتھے اور ناک پر کافی چوٹ آئی ہے اس لیے جمعہ پڑھانا مشکل ہے۔ ڈاکٹر کا بھی یہی مشورہ ہے کہ آرام کیا جائے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اگلے جمعہ کو ان شاء اللہ حاضر ہو سکوں۔

نیز اب رمضان کا آخری عشرہ ہے اس میں جماعت کے لیے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں تو آج کل سیاستدان بھی اور میڈیا بھی جماعت کی مخالفت میں بہت تیز ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سیاست کھیل رہے ہیں اور احمدیوں کو بہت زیادہ اس بنیاد پر نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اور پوری قوم کو ان کے اس کھیل کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ بہر حال ان کے ہر حملے کے جواب میں ہمارا کام دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ رمضان کے اس آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور عاجزانہ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم اور فضل مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میڈیکل رپورٹ سے احباب جماعت کو مطلع کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گرنے سے ماتھے اور گھٹنے پر چوٹیں آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ تمام سطحی رہی ہیں اور ماتھے اور باقی اعضاء میں کوئی گہری چوٹ نہیں آئی۔ کچھ سوجن یعنی کہ ورم باقی ہے لیکن وہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ کامل شفا ہو جائے گی۔ حضور بنا تکلیف کے چل پھر رہے ہیں اور عمومی حالت بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست تھی کہ کچھ دن آرام فرمائیں اور جمعہ بھی نہ پڑھائیں جو حضور نے ازراہِ شفقت منظور فرمالی۔ جزاکم اللہ۔

......☆......☆......☆......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب کی تازہ رپورٹ (17 مئی 2020ء بروز اتوار)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمومی صحت آج بہت بہتر رہی۔ زخموں کے درد میں بھی کمی آئی ہے اور ماتھے، ناک اور گھٹنے کے زخم بڑے تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈاک بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں اور سب احبابِ جماعت کے لیے دعائیں بھی کر رہے ہیں۔ آپ بھی پیارے آقا کے لیے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے تا کہ جماعت اگلے جمعہ اپنے پیارے امام کی زیارت سے مشرف ہو سکے۔

......☆......☆......☆......

احباب جماعت پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَاْسَ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہمیشہ ثابت قدمی، اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافت سے جڑے رہیں

اپنے بچوں کو خلافت کی برکات سے آگاہ کریں اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق قائم رکھیں

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس عظیم حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں

کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی، پناہ اور حفاظت میں رہیں

یاد رکھیں کہ ہر احمدی مسلمان کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ کے حقیقی اور پُرامن پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچائے

جلسہ سالانہ مارشل آئی لینڈز منعقدہ 14و15/جون 2019 کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کا پانچواں جلسہ سالانہ 14 تا 15 جون 2019ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسے کا عنوان (theme) 'خدا تعالیٰ کی وحدانیت' رکھا گیا تھا۔ جلسہ کا آغاز دوپہر دو بجے مکرم John Nena صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم Herbing صاحب نے کی اور Marshallese زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم ساجد اقبال صاحب نے حضور انور کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس سال جلسہ کھلی جگہ میں مارکی لگا کر کیا جا رہا تھا۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے پہلے دن ہی جلسہ Delap Park، سے مسجد بیت الاحد منتقل کرنا پڑا پھر سارا جلسہ مسجد بیت الاحد میں ہی کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی کارروائی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ دوپہر بارہ بجے شروع ہوئی۔ مردوں اور خواتین کے پروگرام الگ الگ شروع ہوئے اور آخر میں اختتامی سیشن تمام ممبران کے ساتھ مسجد میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے پہلے دن کی تقریریں جو بارش کی وجہ سے نہیں ہو سکی تھیں وہ دوسرے دن مکمل ہو گئیں۔ جلسہ میں 130 احباب شامل ہوئے جس میں سے 15 غیر احمدی مہمان تھے۔ اس کے علاوہ دوران جلسہ Live stream بھی کیا گیا تھا جس کے ذریعے پہلے دن تقریباً 210 لوگ جبکہ دوسرے دن تقریباً 90 لوگ شامل ہوئے۔ جلسہ کی تیاریوں میں احباب جماعت نے خاص جوش و جذبہ کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2/جولائی 2019)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

عزیز ممبران احمدیہ مسلم جماعت مارشل آئی لینڈ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا پانچواں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے موضوع پر 14/اور 15/جون 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بہت کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جلسہ بے انتہا روحانی فوائد اور ان گنت برکتیں اس منفرد مذہبی اجتماع سے حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دو عظیم بنیادی کام سپرد کیے، اول یہ کہ آپ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق قائم کریں۔ آپ کا مقصد حیات یہ تھا کہ بنی نوع انسان کو یہ باور کروایا جائے کہ ہمارا خالق خدائے واحد ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے جو تمام طاقتوں کا منبع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی ہمیں اسی بات کی نصیحت کرتے اور ترغیب دیتے ہوئے گزاری کہ ہم اللہ تعالیٰ کے جو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا مالک ہے فرمانبردار ہوتے ہوئے اسی کے آگے جھکیں۔

دوسرا مقصد جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ کو مبعوث فرمایا یہ تھا کہ انسان کو ایک دوسرے کے حقوق سے آگاہ کیا جائے۔ اور اس بات پر آپ نے اپنی پوری زندگی زور دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت ہی عمدہ طور سے سمجھایا کہ اگر آدمی اپنے دوسرے ساتھی کے حقوق اچھے طریقے سے ادا کرے تو یہ بات قدرتی طور پر بہترین انسانی اقدار کو قائم کرنے والی ہوگی۔ جب انسانی اقدار قائم ہو جائیں گی تو انسان اپنے ہم جنسوں پر ظلم کرنا چھوڑ دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تعلیمات آج کی دنیا میں حقیقی امن اور معاشرتی ہم آہنگی کے قیام کے حصول کے لیے ہیں۔

ان عظیم مقاصد کے حصول کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام فرمایا اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرماتے ہوئے ہمیں خلافت جیسی عظیم روحانی نعمت سے نوازا۔ اس لیے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جماعت کی ترقی، اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور دنیا کے امن کا حصول یقیناً بنیادی طور پر خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہی جڑا ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں مَیں تمام ممبران جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ ثابت قدمی، اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافت سے جڑے رہیں۔ اپنے بچوں کو خلافت کی برکات سے آگاہ کریں اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق قائم رکھیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس عظیم حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی، پناہ اور حفاظت میں رہیں۔

یاد رکھیں کہ ہر احمدی مسلمان کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ کے حقیقی اور پرامن پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچائے۔ لہٰذا یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عقائد کی تبلیغ اپنے علاقے کے تمام افراد تک پہنچائیں اور اپنے خالق خدائے واحد کو پہچاننے کی طرف بلائیں تا کہ وہ اس کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کریں اور مزید یہ کہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ سالانہ بہت کامیاب فرمائے، آپ کو تقویٰ میں بہت بڑھائے، آپ روحانیت میں ترقی کریں اور اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں نیکی، بہترین اخلاق، اپنے لوگوں اور تمام انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ سب پر بہت فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1/مارچ 2018)

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جن کے ساتھ جُڑ کر بندے اور خدا کے درمیان حقیقی تعلق پیدا کرنے کا سلیقہ ہمیں آسکتا ہے اور آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے پر کامل یقین اور اس کی رضا پر راضی رہنے کے اعلیٰ معیار حاصل ہوتے ہیں

ہمیشہ اگر کچھ مانگنا ہے تو خدا تعالیٰ سے مانگے اور کبھی مطالبہ نہ کرے، یہ انتہائی ضروری خصوصیت ہے جو ہر واقف زندگی کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے

ہمارے ہر ڈاکٹر کو ہر طبیب کو صرف اپنے پیشے کی مہارت پر ہی اعتماد نہ ہو، صرف دوائیوں پر یقین نہ ہو بلکہ جہاں علاج کے دوران مریض کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں وہاں ان کیلئے دعا بھی ضرور کیا کریں اور اگر نفل پڑھیں تو یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہدِ بیعت کو اپنی طاقتوں کے مطابق نبھانے والے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے اور اسلام کی جس خوبصورت تعلیم پر عمل کروانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اس کی عملی صورت کو اپنی ذات سے ثابت کرنے والے تین مرحومین مثالی واقفِ زندگی مکرم ذوالفقار احمد ڈامانک (Damanik) صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ انڈونیشیا، دعا گو، ہمدرد اور بے نفس ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب اسلام آباد پاکستان اور وقفِ زندگی کے جذبے کے ساتھ خدمت کرنے والے مکرم غلام مصطفیٰ صاحب رضا کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری (یوکے) کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے......فرمایا تھا یہ لوگ شہداء میں شامل ہیں‘‘

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مئی 2020ء بمطابق یکم ہجرت 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

اس وقت مَیں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی۔ ان میں سے ہر ایک مختلف پیشے سے منسلک تھا، مختلف مصروفیات تھیں، تعلیمی معیار مختلف تھے لیکن ایک چیز مشترک تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہدِ بیعت کو اپنی طاقتوں کے مطابق نبھانے والے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اور یہ بات ثابت کرنے والے تھے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم پر عمل کروانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اس کی عملی صورت حقیقت میں ان میں پائی جاتی تھی۔

مَیں نے کہا کہ یہ ایک چیز مشترک تھی۔ یہ ایک نہیں بلکہ یہ بہت ساری خصوصیات ان میں مشترک تھیں۔ ان کے واقعات، یہ باتیں، یہ چیزیں سن کر یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ اس زمانے میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جن کے ساتھ جُڑ کر بندے اور خدا کے درمیان حقیقی تعلق پیدا کرنے کا سلیقہ ہمیں آسکتا ہے اور آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے پر کامل یقین اور اس کی رضا پر راضی رہنے کے اعلیٰ معیار حاصل ہوتے ہیں۔

جن مرحومین کا ذکر مَیں نے کرنا ہے ان میں سے ایک ہمارے مبلغ سلسلہ ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب، ریجنل مبلغ انڈونیشیا کے تھے جو 21/اپریل کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی پیدائش 24/مئی 1978ء کی ہے۔ نارتھ سماٹرا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام شہرول ڈامانک ہے۔ ان کے دادا کا نام شہنور ڈامانک تھا۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا کے ذریعے سے ہوا تھا جنہوں نے 1944ء میں مولانا زینی دہلان صاحب کے ذریعے سے بیعت کی تھی۔ مرحوم مبلغ سلسلہ ذوالفقار صاحب نے 1997ء سے 2002ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں تعلیم حاصل کی۔ وہاں اس زمانے میں کورس چند سالوں کا تھوڑا ہوتا تھا۔ پھر اس کے بعد ان کو اٹھارہ سال مختلف جگہوں پر بطور مبلغ سلسلہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی اور پھر یہ مختلف علاقوں میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں ان کی ایک اہلیہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ ہیں اور اس کے علاوہ چار بچے ہیں جاذب اور عائشہ خولہ اور خیرہ فاطمہ اور خیشہ نصیرہ۔ بچہ جو ہے پندرہ سال کا ہے اور چھوٹی بچی آٹھ ماہ کی ہے اور یہ تمام وقفِ نو کی سکیم میں شامل ہیں۔

وہاں کے ہمارے مبلغ معراج دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ذوالفقار صاحب بہت ہی کامیاب اور محنتی مبلغ تھے۔ جہاں بھی ان کی پوسٹنگ ہوتی وہاں تربیت، رابطہ قائم کرنے اور تبلیغ کے کاموں کو نہایت عمدگی سے سرانجام دیتے تھے۔ موصوف ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرتے تھے اور سب کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے۔ جب ملتے ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملتے تھے۔ کبھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیشہ دعا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور یہی وہ خاصیت ہے جو ایک واقفِ زندگی کی روح ہے اور اس میں ہونی چاہیے کہ اگر کچھ مانگنا ہے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ سے مانگے اور کبھی مطالبہ نہ کرے اور یہ انتہائی ضروری خصوصیت ہے جو ہر واقف زندگی کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مبلغین میں شامل تھے جنہیں کثیر تعداد میں بیعتیں کروانے کی سعادت ملی اور اس وجہ سے آپ کو جماعتی انتظام کے تحت 2018ء میں یہاں جلسے پر آنے کا بھی موقع ملا۔ عملی میدان میں موصوف ہمیشہ اچھی پلاننگ کے ساتھ کام سرانجام دیتے تھے جسکی وجہ سے آپ کو ہر جگہ کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

اسی طرح آصف معین صاحب مربی سلسلہ ان کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت صالح انسان تھے۔ مخلص اور فرمانبردار تھے۔ کچھ عرصے سے یہ بیمار تھے، علالت کے ان ایام میں بھی مرحوم جماعتی خدمات کو ترجیح دیتے تھے۔ آصف صاحب کہتے ہیں کہ جب صوبہ ریاؤ (Riao) کے ریجن میں بطور ریجنل مبلغ کام کر رہے تھے تو مجھے (آصف صاحب کو) ان کے ساتھ کام کرنے کی، ان کے ماتحت کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور بڑی اعلیٰ قیادت کے ساتھ یہ کام کرواتے تھے۔ گورنمنٹ اور صوبے کی مختلف تنظیموں کے ساتھ مضبوط رابطے قائم کیے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ کو متعدد بار مختلف یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کا بھی موقع ملا۔ اس کے علاوہ آپ نے صوبے میں بہت ساری lost generation کے ساتھ رابطہ کر کے انہیں جماعت کے بارے میں متعارف کروایا اور پورے صوبے میں اس طرح کی مہم جاری رکھی اور ایک لوکل جماعت سنگیگی (Senggigi) کو تقریباً بیس سال کے بعد دوبارہ قائم کرنے کی ان کو توفیق ملی۔ یہ lost generation جس کو وہاں یہ لوگ کہتے ہیں ان سے رابطہ قائم کرنے کیلئے ان کو کشتی کے ذریعے سے چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جانا پڑتا تھا اور ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے تک ڈیڑھ دو گھنٹے کا سفر تھا اور مریض ہونے کے باوجود ہمت کرتے اور کہتے کہ میرے اندر جب تک خدمت کی طاقت ہے میں آخری دم تک خدمت کرتا رہوں گا اور ان سفروں کے نتیجے میں چار خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی آغوش میں آئے۔

موصوف ڈائلیسز (dialysis) کی وجہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج تھے تو اس حالت میں بھی ایک لوکل اجلاس میں شامل ہوئے۔ وہاں کے ایک خادم نے جب آپ سے پوچھا کہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی تو اس پر آپ نے اسے جواب دیا کہ جب تک مجھ میں جان ہے مَیں جماعت کے تمام پروگراموں میں شامل ہونے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اگرچہ میں بیمار بھی ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ خدمتِ دین کے کاموں میں

مصروف رہوں۔ یہ ہے واقفِ زندگی کا وہ جذبہ جو ہر ایک واقفِ زندگی میں ہونا چاہیے نہ یہ کہ ذرا ذرا سی بات پر بعض لوگ جو پریشانیوں کا اظہار شروع کر دیتے ہیں وہ اظہار شروع ہو جائے۔

اسی طرح مظفر احمد صاحب وہاں کے مربی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان کے ساتھ جامعہ میں پڑھنے کا موقع ملا اور آخری بار قادیان میں ان سے ملاقات ہوئی تھی یعنی کہ قادیان ان کے ساتھ گئے تھے۔ شاید اس سال گئے تھے۔ قادیان جانے سے پہلے جب مرحوم بہت زیادہ بیمار تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اتنی عمر دے کہ میں قادیان جاسکوں۔ آپ کہتے تھے کہ بیت اللہ میں عمرہ بھی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کا بھی موقع مل گیا۔ اب قادیان کی زیارت کی حسرت باقی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری فرمائی اور قادیان کی زیارت انہیں نصیب ہوئی۔ اس سال جلسہ تو نہیں ہوا لیکن اس سے روکنے سے پہلے یہ لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔ اس طرح ان کو وہاں آزادی سے عبادت کا بھی موقع ملا۔ یہ مربی صاحب لکھتے ہیں قادیان میں سخت موسم اور شدید سردی کی وجہ سے موصوف کی طبیعت بہت زیادہ خراب بھی ہوئی جس کی وجہ سے انہیں جلد انڈونیشیا واپس جانا پڑا لیکن اس نازک صورتِ حال میں بھی آپ کا نیک ارادہ پورا ہو گیا۔ چنانچہ موصوف کو بیت الدعا اور مسجد مبارک میں نماز پڑھنے اور دعا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ان کو وہیل چیئر پر بٹھا کر بہشتی مقبرے کی زیارت کیلئے بھی لے گیا۔ وہاں انہوں نے دعا بھی کی۔ موصوف بہت ہی محنتی مبلغ تھے۔ شدت بیماری کے باوجود آپ نے کبھی ہمت نہیں ہاری اور جو بھی جماعتی کام آپ کے سپرد ہوتا بخوبی اسے سرانجام دیتے۔ اسی طرح ساجد صاحب ایک اور مربی ہیں وہ لکھتے ہیں باوجود سینیئر ہونے کے آپ تبلیغی معاملات میں جونیئرز کی بھی رائے لینے میں کبھی جھجکتے نہیں تھے۔ طبیعت میں بہت عاجزی اور انکساری تھی۔ مرحوم بہت ہی پختہ ارادے والے تھے۔ موصوف گذشتہ سال بیمار ہو گئے لیکن ٹھیک ہوتے ہی لمبا سفر کر کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں حاضر ہوئے۔

باسوکی صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ یہ مبلغ انچارج بھی تھے۔ آخری تین سال جب خاکسار کی تعیناتی مشن ہاؤس آفس میں ہوئی اور تبلیغی پروگراموں کے حوالے سے میدانِ عمل میں کام کرنے والے مبلغین سے رابطہ ہوا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ تبلیغی پروگرام تشکیل دینے میں مرحوم بہت عمدگی سے کام کرتے تھے۔ تبلیغی پروگراموں کو کامیاب بنانے کیلئے داعیان اور لوکل مبلغین کے انتظامات خوش اسلوبی اور مہارت سے سرانجام دیتے اور خاکسار سے ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ بیعت کی تعداد اَپ ڈیٹ کرتے رہنا چاہیے تا کہ ریجن میں کام کرنے والے داعیان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے اور یہی طریقہ ہے کہ بیعتوں کی تعداد کو دیکھا جائے، داعیان کو بھی بتایا جائے اور ان سے پوچھا جاتا رہے۔ اسی طرح پھر داعیان بھی ایکٹو رہتے ہیں اور باقی نظام میں بھی ان نومبائعین کو سمویا جاسکتا ہے۔

سرمد صاحب مربی ہیں وہ کہتے ہیں کہ تبلیغی امور کو سرانجام دینے کا وہ ایک خاص جذبہ رکھتے تھے۔ جب ہم شمالی سماٹرا ریجن میں بونٹو پانے سے لے کر سٹیٹ کے سرحدی علاقے سوسا تک تبلیغ کے نئے راستے کھولنے کی مہم تیار کر رہے تھے تو آپ نے بڑی ہمت اور امید سے مختلف پروگرام اور منصوبے تیار کیے اور اللہ کے فضل سے یہ مہم کافی دیر تک جاری رہی اور بعد میں فنڈز کی کچھ کمی کی وجہ سے اس میں کوئی روک بھی پیدا ہوئی لیکن ان کی اس مہم کے نتائج نکلے اور وہاں اکثر نومبائعین اسی علاقے سے آئے۔ آپ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ کبھی مایوس نہیں ہونا کیونکہ ہمارا کام تو تبلیغ کرنا اور بیج لگانا ہے۔ ہو سکتا ہے کٹائی یا اس کا پھل کسی اور کے حصہ میں آئے۔ بہر حال بڑے پختہ ارادے والے اور وفا کے ساتھ اپنا وقف نبھانے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ انہوں نے اپنے عہدِ بیعت کو بھی نبھایا اور وقف کے عہد کو بھی خوبصورتی کے ساتھ نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ ان کی اہلیہ اور ان کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خود ہی ان کا کفیل بھی ہو۔

دوسرے مرحوم جن کا مَیں نے ذکر کرنا ہے وہ اسلام آباد پاکستان کے ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب ہیں جو 18 /اپریل کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات سے کوئی ہفتہ عشرہ قبل ان کو یہ جو کورونا وائرس پھیلا ہے اس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوئیں۔ اس پر ان کو ہسپتال داخل کرایا گیا۔ پہلے تو ان کی طبیعت سٹیبل (stable) ہونے لگی تھی مگر پھر 18 /اپریل کو طبیعت خراب ہوئی اور آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا جہاں تقریباً شام کو یہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ پیر محمد نقی الدین صاحب مرحوم کے ددھیال اور ننھیال سب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے دادا حضرت پیر مظہر الحق صاحبؓ اور نانا حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ دونوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکابر صحابہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ حضرت پیر مظہر الحق صاحبؓ کو قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ لدھیانے سے بچپن میں ہجرت کر کے یہ قادیان آئے اور تقریباً چھ ماہ تک یہ پیر مظہر الحق صاحبؓ وغیرہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہنے کا بھی اعزاز نصیب ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی والدہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی پوتی تھیں۔ ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت تقریباً ایک سال کی عمر کے تھے یعنی تقریباً 1946ء کی ان کی پیدائش ہے۔ اس طرح تقریباً 74 ر سال ان کی عمر ہوئی۔ آپ خاندان کے ہمراہ قادیان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور آئے۔ پھر میلسی ضلع وہاڑی میں آباد ہوئے۔ 1970ء میں نشتر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ 76-1975ء میں اسلام آباد شفٹ ہوئے۔ پھر یہاں کے سرکاری ہسپتال پولی کلینک میں جاب ملی۔ کافی عرصہ یہاں خدمات بجالانے کے بعد ملازمت چھوڑ کر ایران چلے گئے۔ دو تین سال تک وہاں کام کیا پھر واپس پاکستان آئے۔ یہاں اسلام آباد میں اپنا کلینک کھولا اور گذشتہ پچیس تیس سال سے اپنا کلینک چلا رہے تھے۔ اللہ کے فضل سے بڑا کامیاب تھا۔ غریبوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔

ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت اسلام آباد لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب گذشتہ بارہ سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ اسلام آباد میں قاضی کے منصب پر خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ کے فیصلے ہمیشہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہوا کرتے تھے جو فریقین کیلئے نہایت تسلی کا باعث ہوتا تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، پیار کرنے والے، شفیق، غریب پرور اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے مسکراتے چہرے سے ملتے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اس لیے دن رات مخلوقِ خدا کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ جماعت کے غرباء اور نادار مریضوں کیلئے آپ کا کلینک ہمیشہ کھلا رہتا اور آپ اکثر بلا معاوضہ سب کو فیضیاب فرماتے۔ صرف جماعت کے ہی نہیں باقی غیروں کے لیے بھی ان کا دل اور کلینک ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ نافع الناس وجود تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور اس میں غیر از جماعت لوگوں کی بھاری تعداد شامل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوتِ بیان بھی ودیعت فرمائی تھی۔ چنانچہ غیر از جماعت دوستوں کو پیغامِ حق پہنچانے کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے تھے۔ ان حالات میں بھی اللہ کے فضل سے پیغام پہنچاتے تھے۔

یہ کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے ان کو بتایا کہ جب 1970ء میں مَیں نے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا تو میں اپنے دادا حضرت پیر مظہر الحق صاحب کے پاس ربوہ گیا اور انہیں یہ خوشخبری سنائی کہ میں اپنے خاندان میں ڈاکٹر بننے والا پہلا نوجوان تھا۔ میرے دادا بڑے خوش ہوئے اور مجھے دیگر نصائح کرنے کے علاوہ یہ بھی نصیحت کی کہ اپنے مریضوں کو دوا دینے کے علاوہ ان کیلئے دعا بھی کرنا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جو طبیب اپنے بیماروں کیلئے دعا نہیں کرتا اور صرف اپنے علاج پر بھروسہ کرتا ہے وہ دراصل شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نقی الدین صاحب فرماتے تھے کہ مجھے ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیے پچاس سال ہوئے ہیں اور میں پچاس سال سے اپنے دادا کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے نہ صرف یہ کہ سستا علاج کرتا ہوں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا ہوں بلکہ بلا ناغہ ہر روز دو نفل نماز پڑھتا ہوں۔ دو نفل ادا کرتا ہوں اور ان کیلئے دعا بھی کرتا ہوں۔ یہ ہے وہ طریق جو ہمارے ہر ڈاکٹر کو، ہر طبیب کو اپنانا چاہیے۔ صرف اپنے پیشے کی مہارت پر ہی اعتماد نہ رکھیں، صرف دوائیوں پر یقین نہ ہو بلکہ جہاں علاج کے دوران مریض کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں وہاں ان کیلئے دعا بھی ضرور کیا کریں اور اگر نفل پڑھیں تو یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

ان کی اہلیہ عظمیٰ نقی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ تبلیغِ دین کا جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ نے اپنی زندگی میں کئی بیعتیں بھی کروائیں اور بہت سوں کو احمدیت کی صداقت کے متعلق قائل بھی کیا۔ بہت سے لوگ ہیں جو خوف کی وجہ سے یا کسی وجہ سے احمدیت تو قبول نہیں کرتے لیکن ان کو کم از کم احمدیت کی صداقت کا قائل کر لیا اور ان کو چپ کرا دیا۔ اس کے بعد پھر ان سے تعلقات بھی اچھے ہوئے۔ پھر کہتی ہیں، انہوں نے بھی یہی لکھا ہے کہ اس محبت کے پیشِ نظر جو ان کو مریضوں سے تھی، مریضوں کیلئے دو نفل ہمیشہ پڑھتے تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ مریضوں کی اس محبت کے پیش نظر وبا کے دنوں میں بھی کلینک جاتے کہ میرے مریض پریشان نہ ہوں۔ بخار ہونے پر چھٹی کی۔ پھر لکھتی ہیں یہ جو خصوصیات تھیں۔ مریضوں کو چیک کرنا اور ان کا خیال رکھنا اور ان کیلئے دعائیں کرنا ان اوصاف کے ساتھ ایک انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے، مثالی شوہر تھے، شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے اور بہن بھائیوں اور دوستوں کا بہت خیال رکھنے والے نافع الناس وجود تھے۔ زندہ خدا سے بہت گہرا تعلق تھا۔ بے حد دعا گو تھے اور زندہ وقائم خدا ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا تھا۔ کہتی ہیں ہماری ایک بیٹی کے ہاں شادی کے چند سال بعد تک اولاد نہیں ہوئی۔ اس کیلئے بہت دعا کرتے تھے تو ایک رات ہم اس بیٹی کے گھر رہے۔ صبح واش روم سے جب یہ تہجد کے وقت وضو کر کے یا شاید نماز کے وقت نکلے ہیں تو تھوڑا سا جھکے۔ پوچھنے پر بتایا کہ یہاں بیڈ کے ساتھ ایک بچہ تھا یعنی کشفی رنگ میں انہوں نے اور دوسری روایت میں بھی ہے کہ کشفی رنگ میں ایک بچہ دیکھا اور وہ بیڈ پر تھا۔ کہتے تھے مجھے لگا کہ وہ بچہ گرنے لگا تھا۔ اس لیے وہ ایک دم اس کو پکڑنے کیلئے جھکے تھے۔ اس واقعے کے کچھ عرصے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ان کی اس بیٹی کو بیٹے سے نوازا جبکہ ڈاکٹرز زیادہ امید نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی نیک اور خادمِ دین بنائے۔

ارشد اعجاز صاحب ان کے بھانجے ہیں، داماد ہیں کہتے ہیں کہ مرحوم میرے رشتے میں سب سے بڑے ماموں تھے۔ اس لیے جب سے ہوش سنبھالا ان کے متعلق بہت کچھ سنا اور دیکھا۔ بہت دعا گو، غریب کے ہمدرد، بے نفس، انتہائی نفیس اور مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا اور رسول کے احکامات کو سامنے رکھتے۔ کوئی بھی مشورہ گھریلو، جماعتی یا دنیوی طور پر لینا ہوتا تو وہ کہتے ہیں بلا جھجک سب سے پہلے ہمارے ذہن میں یہی آتا کہ ماموں

کے پاس جایا جائے، ان سے مشورہ لیا جائے۔ اپنے ماموں ڈاکٹر صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا ایک اور کشف جو شاید کسی اور کو بھی معلوم ہو وہ ایم ٹی اے سے متعلق ہے۔ کہتے ہیں غالباً 2010ء کا واقعہ ہے جبکہ ابھی موبائل فون عموماً اور آج کل کی شکل کے ٹچ موبائل پاکستان میں کم از کم عام نہ تھے۔ کہتے ہیں مَیں ماموں کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کی باتیں سن رہا تھا تو بتانے لگے کہ کچھ عرصہ قبل میں نے دیکھا کہ اعلان ہوتا ہے۔ جیسے اذان ہوئی ہو اور کچھ لوگ اپنی جیب سے کچھ نکال کر اپنے کانوں کو لگا لیتے ہیں۔ معلوم کرنے پر پتا لگتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کے خطبے کا وقت ہے اور تمام لوگ لائیو خطبہ سن رہے ہیں۔ اس بات کو کہتے ہیں کہ آج ہم ہر ہفتہ پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے خاندان سے تعلق کو نہ صرف اپنے لیے باعث عزت گردانتے تھے بلکہ باقی خاندان کے افراد کو بھی تلقین کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہونا چاہیے۔ صرف کسی بزرگ کے خاندان کا ہونا تو کوئی کمال نہیں ہے اس لیے اصل چیز یہ ہے کہ تمہارا اپنا تعلق ہو۔ ہر وقت دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق تھا بلکہ جنون کی حد تک شوق تھا۔ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے اور یہ بہت سارے لوگوں نے بھی لکھا ہے سارے بیان بھی نہیں ہو سکتے۔ یہی لکھا ہے کہ دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق تھا اور بڑے احسن رنگ میں قرآن کریم سے دلیلیں دے کر دعوت الیٰ اللہ کیا کرتے تھے۔

جلسہ سالانہ پر غیر از جماعت احباب کو خصوصاً گھر پر مدعو کرتے تھے اور پھر پُرتکلف کھانوں سے ان کی تواضع بھی کرتے۔ جلسہ ان کو سنواتے اور یوں تبلیغ کا سلسلہ بھی کھل جاتا۔ یہ کہتے ہیں جب کورونا وبا آئی تو ماموں نے کلینک جانا بند نہیں کیا۔ میں نے بڑی دفعہ فون کر کے انہیں بتایا اور سمجھانے کی کوشش کی کہ کلینک نہ جائیں تو یہی کہتے تھے کہ اگر ڈاکٹر گھر بیٹھ جائیں تو مریض کیا کریں اور پھر دلیلیں بھی دیتے تھے جس پر میں لاجواب ہو جاتا تھا اور بہت بیماری کی حالت میں بھی کلینک جاتے تھے اور ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے کہ ہم تو خدمت کے لیے یہاں آتے ہیں۔ ایک ڈیوٹی ہے جو دے رہے ہیں۔ کلینک کا مقصد صرف پیسہ کمانا نہیں ہے۔

ان کی بیٹی نورین عائشہ نور الدین کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک نہایت شفیق اور مہربان اور دعا گو باپ تھے۔ ہر معاملے میں ہمیشہ دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ کہتی ہیں کہ کسی بھی حوالے سے جب ہم دعا کیلئے کہتے تو یہی کہتے کہ خود بھی دعا کرو مَیں بھی کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے رہ نمائی لے کے ہمیں بتاتے کہ مجھے ایسی خواب آئی ہے یا اس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ پیشے کے لحاظ سے ہزاروں کی مسیحائی کرتے، ہزاروں کا مفت علاج اور کفالت کرتے۔ مریضوں سے اتنی کم فیس لیتے کہ زیادہ تر غریب ہی آپ کے مریض تھے۔ پھر لکھتی ہیں کہ میرے والد تو چلتا پھرتا قرآن تھے۔ کسی بھی معاملے کے متعلق قرآن سے رہ نمائی چاہنی ہو تو پہلے زبانی آیت پڑھتے پھر ترجمہ بیان کرتے اور سمجھاتے۔ پھر خلافت سے اس قدر محبت تھی کہ جیسے ہی ایم ٹی اے پر ایک گھنٹے کا خطبہ آنا شروع ہوا تو فوری طور پہ گھر پر ڈش کا انتظام کیا تاکہ ایم ٹی اے دیکھنے کیلئے لوگ ہمارے گھر آئیں اور خلافت سے اس محبت کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو اختتامی خطاب ہوتا ہے وہ بھی کئی غیر احمدیوں کو بلا کر سنواتے۔ ساری بیعت کی کارروائی دکھاتے۔ جلسے کی کارروائی دکھانے کے ساتھ ساتھ کھانے کا بھی اچھا انتظام ہوتا اور کہتے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔

پھر ان کی بیٹی وردہ کہتی ہیں کہ بچپن سے ہی ہمیں نماز، قرآن، روزے رکھنے، وقت پر چندے ادا کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے کی عادت ڈالی۔ ہم بہن بھائیوں کی شادی کرتے وقت صرف اور صرف دین دیکھا۔ کبھی دنیاوی چیزوں کی پروا نہیں کی اور ہم سب کو بچپن سے ہی یہ بات بھی سکھائی کہ ہر خواہش فوراً پوری نہیں ہوتی۔ اس لیے ہمیشہ صبر اور دعا سے کام لینا پڑتا ہے۔

عبدالقدوس صاحب ان کے داماد ہیں کہتے ہیں کہ خاکسار کے ساتھ سسر کا تعلق ایک باپ کا سا تھا اور کہتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ اس لیے ان سے ملنے کا اشتیاق رہتا کہ کوئی نئی بات، کسی آیت کی تشریح یا کوئی اختلافی مسئلہ ایک نئے پہلو سے سیکھنے کو ملے گا۔ کہتے ہیں کہ میں شادی کے شروع دنوں میں سسرال میں بے تکلف نہیں تھا، ہچکچاتا تھا۔ انہوں نے اپنی ایسی اپنائیت دکھائی کہ ہچکچاہٹ دور ہو گئی۔ پھر لکھتے ہیں کہ انہیں دنیاوی معاملات میں، سیاست میں یا کسی فیشن اور زمانے کے رجحان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ عبادات، قرآن، دینی علوم اور اخلاقیات ہی محض ان کے پسندیدہ موضوعات ہوتے تھے۔ بدعات کے خلاف ایک ایسی چٹان تھے جس کو کوئی ہلا نہیں سکتا تھا۔ شادی وغیرہ کے موقع پر انہوں نے بدرسومات کو سختی سے روکا۔ اگر بچیاں کوئی گیت گا لیتی تھیں جس سے کسی کو شرک کا شائبہ ہی ہوتا تو فوراً اسے روکتے اور بڑی سختی سے روکتے۔

اسی طرح ان کی بیٹی قرۃ العین ہادیہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ کبھی کسی کے خلاف دل میں بات نہ رکھنا۔ اپنے سسرال والوں کو اپنا سمجھنا۔ کسی کو اپنی زبان سے یا عمل سے تکلیف نہ دینا۔ اور پھر انہوں نے یہ بھی بیٹی کو کہا کہ اپنے کسی اچھے کے ساتھ اچھا ہونا تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ برے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو اور یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی تعلیم ہے اور جس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس زمانے میں بتایا کہ یہی چیز ہے، یہی وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو آج کل دوسروں کو تمہاری طرف کھینچنے کیلئے متوجہ کریں گے۔ تمہاری طرف متوجہ کریں گے اور کھینچیں گے۔ پھر کہتی ہیں انہوں نے کہا کہ فساد قتل سے بڑا گناہ ہے اس لیے فساد کو روکنے کیلئے سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ یہ بھی وہ اعلیٰ نصیحت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمائی اور یہی وہ نصیحت ہے جو والدین اگر بچوں کو کرتے رہیں تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

آپ کے بیٹے پیر محی الدین صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمارے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے درس دے رہے ہیں۔ میں بھی وہیں بیٹھا ہوا ہوں اور مجھ سے مخاطب ہو کر انہوں نے فرمایا کہ یہ گھر نہیں دَر ہے۔ اس سے تمہیں فیض ملتا ہے۔ اس دَر کو کبھی نہ چھوڑنا اور مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارا باپ ولی اللہ ہے۔ اور پھر کہا یقین رکھو تمہارا باپ ولی اللہ ہے۔

غریبوں کا بہت درد رکھتے تھے۔ بہت سارے خاندانوں کا ماہانہ راشن اور بچوں کی تعلیم، ادویات اور علاج کی ذمے داری لے رکھی تھی۔ روزانہ پچاس فیصد سے زیادہ مریضوں کو مفت دیکھتے تھے۔

اسی طرح ان کے داماد عبدالصمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے بے انتہا محبت تھی اور جب کوئی حوالہ دینا ہوتا تو آیت ضرور پڑھتے۔ پھر اس کا ترجمہ پیش کرتے۔ غیر احمدیوں سے باتوں میں جب کوئی کہتا کہ مرزا غلام احمدؑ کا کوئی نشان یا معجزہ دکھاؤ تو کہتے تھے کہ مَیں معجزہ ہوں۔ آپ ایک مکمل احمدی تھے۔ جو امید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت سے تھی اس کے وہ صحیح مصداق تھے۔ ان کی شخصیت میں یہ بات موجود تھی کہ جو ان سے ملتا تھا اس کی طبیعت میں نیکی کا رجحان پیدا ہو جاتا تھا۔ یہی ایک نیک آدمی کی خاصیت ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی نیک ہوتے ہیں اور پھر یہی نہیں ہے کہ بعض دلائل سے کہہ دیا کہ میں نشان ہوں۔ بلکہ جب غیر احمدی بعض دفعہ مذاق سمجھتے کہ یہ مذاق کر رہے ہیں تو کہتے کہ مذاق نہیں کر رہا بلکہ حقیقت ہے اور دلائل سے دوسروں کو قائل کرتے تھے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اور بہت سارے احمدی جو صحیح تعلیم پر عمل کر رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان اور معجزہ ہیں۔ پس یہ ہے وہ معیار جو ہر احمدی کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ بجائے پرانے نشانوں کو تلاش کرنے کے خود ایک نشان بنیں۔

اسی طرح عبدالرؤوف صاحب اسلام آباد کے نائب امیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کئی لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم تو کسی اَور ڈاکٹر کو جانتے ہی نہیں۔ اب ہم کیا کریں گے۔ کئی جماعت کے ایسے غریب دوست ہیں جن کو کبھی علاج کا مسئلہ نہیں ہوا۔ بغیر سوچے سمجھے وہ ڈاکٹر نقی صاحب کے کلینک پہنچ جاتے تھے، وہاں سے علاج کرواتے تھے۔ بہت سے غیر احمدی دوستوں نے بھی اظہار کیا ہے کہ وہ ہمارے گھر کے بڑے تھے۔ ہم ان سے مشورہ کیے بغیر کبھی کچھ کرتے ہی نہیں تھے۔ صرف احمدی ہی نہیں غیر احمدی بھی ان سے مشورہ کرتے تھے۔ بعض غیر احمدی، غیر از جماعت فیملیز جو ہیں ان کے گھریلو جھگڑے اور معاملات بھی ڈاکٹر صاحب حل کرتے کیونکہ جس جگہ ان کا کلینک ہے وہاں تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے سے ان کا کلینک قائم ہے اور پہلے باپ آتا تھا پھر اسکے بچے آنا شروع ہو گئے۔ کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے کئی لوگوں کے واقعات مجھے سنائے۔ بعض غیر احمدی اپنے بچوں کو نصیحت کر کے فوت ہوتے تھے کہ اپنے کسی اختلاف یا جھگڑے کے وقت ڈاکٹر نقی سے مشورہ ضرور کرنا۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ گذشتہ سال 2019ء میں جون کے آخری جمعہ کو ڈاکٹر صاحب جمعہ کی نماز کے بعد میرے دفتر میں آئے اور دروازہ بند کر کے کہنے لگے کہ تمہیں ایک بات سنانی ہے اور یہ صرف میری بیوی کو معلوم ہے۔ کہتے ہیں چار دن پہلے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میدانِ جنگ ہے جہاں لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ وہاں کھڑا ہوں کہ میں ان شہید ہونے والوں میں کیوں شمار نہیں ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز آتی ہے کہ جس کو پانچ زخم لگیں گے وہ شہید ہو گا۔ کہتے ہیں میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اونچی جگہ پر ایک فوجی کمانڈر کی طرح کھڑے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے زخم گننے شروع کیے۔ تین زخم بہت گہرے تھے اور ایک ٹانگ پر بہت ہلکی خراشیں تھیں۔ مَیں نے بہت زیادہ استغفار کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور مَیں سوچ رہا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہو گا۔ کہتے ہیں میرے دل میں بہت زور سے چندے کا خیال ڈالا گیا اس کا حساب کرنا چاہیے۔ کہتے ہیں کہ میرے سے سستی ہوئی۔ اگلے دن صبح کی نماز کیلئے جب مَیں اٹھا تو میرے دل میں بہت سختی سے خیال آیا کہ میں نے ابھی تک حساب نہیں کیا۔ کہتے ہیں میں نے جا کر صبح اپنا حساب کیا تو واقعی کچھ رقم حساب کے بغیر تھی۔ کہتے ہیں آج انہوں نے دس لاکھ کا چیک سیکرٹری صاحب مال کو دے دیا اور کہتے ہیں کہ مَیں اس دن سے بہت استغفار کر رہا ہوں۔

عزیز الرحمٰن صاحب، مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے بیٹے ان کے بھانجے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بارہا ان سے ان کے بچپن اور زندگی بھر کے واقعات سنے۔ انتہائی نامساعد حالات میں خدا کے فضل اور والدین کی دعاؤں کے ساتھ ڈاکٹر بنے۔ بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے ایسا وقت بھی دیکھا ہے کہ کام کرنے کیلئے کاغذ خریدنے کے لیے رقم نہیں ہوتی تھی تو استعمال شدہ لفافے جمع کر کے ان کو کھول کر ان پر نوٹس وغیرہ بنایا کرتے تھے۔ اسی طرح گاؤں میں جب سکول میں پڑھتے تھے تو حساب کا ٹیچر نہیں تھا تو دوسرے گاؤں میں جا کے وہاں کے حساب کے استاد سے حساب سیکھتے تھے۔ پھر اپنے گاؤں میں آ کے اپنے بچوں کو، اپنی کلاس کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے۔

پابندیٔ نماز کی عادت کا واقعہ انہوں نے بیان کیا کہ جب چھوٹے تھے تو ایک روز یہ اور ان کی ہمشیرہ کھیلتے کھیلتے عشاء کی نماز ادا کیے بغیر سو گئے۔ کس طرح ان کو پابندی نماز کی عادت پڑی اس کا یہ واقعہ دلچسپ ہے۔ کہتے ہیں جب والدہ نے پوچھا کہ نماز پڑھ لی ہے۔ بچے تھے سو گئے تھے۔ تو انہوں نے سوئے سوئے کہہ دیا کہ ہاں

پڑھ لی ہے۔ کہتے ہیں کہ آدھی رات کو والدہ نے آکر اٹھایا اور وہ ڈاکٹر صاحب کی والدہ رو رہی تھیں کہ تم نے مجھ سے نماز کے بارے میں جھوٹ بولا ہے کہ تم نے پڑھ لی ہے۔ خدا تعالیٰ نے کشفاً بتا دیا تھا کہ نماز نہیں پڑھی۔ کہتے ہیں اس دن کے بعد سے پھر ہم نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ تو یہ تھا اور یہ احمدی ماؤں کا مقام ہونا بھی چاہیے۔ بچوں کی تربیت کی، نمازوں کی فکر تھی اور اس کیلئے دعا کرتی تھیں اور جب درد دِل سے دعا کی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نظارہ بھی دکھا دیا کہ اچھا تو پھر صحیح صورت یہ ہے کہ تمہارے بچوں نے نماز نہیں پڑھی ان کو اٹھاؤ اور پھر روتے ہوئے انہوں نے اپنے بچوں کو جگایا۔ جس کا اتنا اثر ہوا کہ کہتے ہیں پھر ساری زندگی ہم نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ اکثر باتوں کا حوالہ قرآن کریم ہی سے پیش کیا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر خدا سے زندہ تعلق پیدا نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا کیونکہ حضور علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا تھا۔

اسی طرح ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ان کے بھانجے ہیں یہ کہتے ہیں قرآن کریم پر تدبر کرتے رہتے اور قرآن کریم کا گہرا علم رکھتے تھے۔ اکثر لمبی لمبی آیات زبانی یاد تھیں۔ پاکستان کے آج کل کے حالات کے باوجود کٹر مخالفین کو گھر پر دعوت دے کر جلسہ سالانہ کی کارروائی اور خطبات سنواتے تھے۔ آپ کی تبلیغ سے اکثر لوگ متاثر ہوتے اور اللہ کے فضل سے کئی بیعتیں بھی آپ کے ذریعے سے ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر جو ہے وہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کا ہے جو یہاں لندن میں رہتے تھے۔ پھر یہاں ٹلفورڈ میں آ گئے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے یہاں یوکے میں رضا کار کارکن تھے۔ ان کی 25/اپریل کو 69 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

1983ء میں خلافت رابعہ کے دَور میں انہوں نے بیعت کی تھی اور 1986ء میں یہ لندن آئے اور مسجد میں ٹھہرے تو آتے ہی وقف کی درخواست کی۔ کیونکہ تعلیم ان کی بہت معمولی تھی۔ اس وجہ سے شاید وقف تو منظور نہیں ہوا لیکن ایک واقفِ زندگی کی طرح یہ پہلے تو کچن میں اور پھر دفتر میں کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان کا کاروبار بھی وسیع کر دیا۔ خالی ہاتھ آئے تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ کچھ پراپرٹی خریدنے کی توفیق ملی۔ پھر اس سے آگے پراپرٹی بنانے کی توفیق ملی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی جس کو انہوں نے غریبوں پر بھی خرچ کیا، جماعت پر بھی خرچ کیا لیکن میں کہہ رہا تھا کہ یہ وقفِ زندگی کی حیثیت سے اس طرح رہے۔ پہلے خلافتِ رابعہ میں بھی ان کا یہی طریقہ ہوگا میرے وقت میں بھی یہ رہا کہ جب بھی دفتر سے کاروباری سلسلے میں اگر کہیں جاتے تھے، دوسرے ملک جانا ہوتا تھا یا ویسے لمبی چھٹی کرنی ہوتی۔ کچھ عرصہ دفتر نہ آنا ہوتا تھا تو باقاعدہ رخصت لیتے تھے کہ مجھے رخصت چاہیے کیونکہ میں فلاں جگہ جا رہا ہوں اور ایک واقف زندگی کی طرح انہوں نے کام کیا اور کہا کرتے تھے کہ وقف تو نہیں لیکن میں اپنے آپ کو واقف زندگی سمجھتا ہوں۔ بہرحال بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے اپنے سے جو یہ ایک عہد کیا تھا اور اللہ سے جو وقف زندگی کا عہد کیا تھا اس کو انہوں نے پورا کیا چاہے باقاعدہ وقف میں تھے یا نہیں تھے۔

مسجد میں رہائش کے وقت ان کو کسی نے شروع میں ہوٹل میں جاب کرنے کیلئے بھیجا۔ وہاں ان کو ویٹر کے طور پر کام ملا۔ ان کو یہ ملازمت اچھی نہیں لگی۔ چنانچہ اگلے دن وہ کام چھوڑ کے آ گئے اور کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ جب مجھے بغیر کسی کام کے پیسے بھی مل رہے ہیں تو اس کام سے بہتر ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کے برتن دھولوں اور پھر ولی شاہ صاحب کے ساتھ مسجد فضل کے کچن میں کام شروع کر دیا۔ پھر حفاظتِ خاص میں بھی کچھ عرصہ ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پی ایس آفس میں انہیں ڈیوٹی دی اور اس وقت سے لے کر اب تک جیسا کہ مَیں نے کہا بڑی خوش اسلوبی سے یہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

ان کی اہلیہ محمودہ مصطفیٰ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میرا اور مصطفیٰ صاحب کا تقریباً چونتیس سال ساتھ رہا ہے اور مَیں ان سالوں کی گواہی دے سکتی ہوں کہ ان کا ہر قدم خدا تعالیٰ کیلئے ہوتا تھا۔ بے شمار اوصاف کے مالک تھے۔ ایک مخلص شوہر، باپ، بھائی اور دوست تھے۔ اپنے رشتوں کو نبھانے والے، بہت دور اندیش، ہر ایک کے کام آنے والے، بے لوث خدمت کرنے والے، بہادر اور نڈر انسان تھے۔ خلافت پر مر مٹنے والے وجود تھے۔ کہتے تھے کہ جب میں نے پاکستان میں بیعت کی تو اپنے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں نے ہمیشہ خلافت کے نزدیک رہنا ہے۔ اس وقت ان کے پاس کوئی وسائل نہیں تھے لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ وعدہ پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سامان بھی مہیا فرما دیے۔ مالی قربانی کا بہت شوق تھا۔ کہتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میرا بیٹا پیدا ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے سوچا ہے کہ میں اپنا آدھا زیور جماعت کو دے دوں تو فوراً جواب دیا کہ آدھا کیوں دیتی ہو پورا دو۔ کہتی ہیں شروع کی بات ہے کہ افریقہ کیلئے مساجد بنانے کی تحریک ہوئی تو اس وقت اپنے پاس گھر بھی نہیں تھا لیکن جو بھی پیسے جمع ہوتے تھے وہ مساجد کے چندے میں دے دیتے تھے اور اپنی ذات پر وہ کنجوسی کی حد تک خرچ کرتے تھے لیکن دوسروں پر خرچ کرنے سے پہلے کبھی سوچتے بھی نہیں تھے۔ ہمیشہ جہاں دین کو فوقیت دی وہاں ایک سچے مومن کی طرح دین اور دنیا دونوں کمائی۔ ہر کام میں مجھے ساتھ رکھا تا کہ مجھے ہر چیز کا پتا ہو اور ہمیشہ مجھ پر پورا اعتماد کیا۔ پھر کہتی ہیں کہ مصطفیٰ صاحب اپنی فیملی میں اکیلے احمدی تھے۔ جب انہوں نے بیعت کی تو اپنے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ اپنے والد کی وراثت سے کچھ نہیں لینا اور دعا کی کہ اے اللہ! اگر تیرا مسیح سچا ہے اور مَیں نے سچا سمجھ کے بیعت کی ہے تو مجھے اپنی جناب سے دینا اور کسی کا محتاج نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور ثابت کر دیا کہ تم نے جو بیعت کا قدم اٹھایا ہے وہ حقیقتاً سچ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے بڑے مختلف طریقوں سے ان کی مدد بھی کی۔ اپنے گاؤں میں پھر انہوں نے بڑی مسجد بھی بنوائی کہ کبھی نہ کبھی تو یہ لوگ احمدی ہوں گے اور اس کے علاوہ مختلف طریقوں سے اپنے رشتے داروں کی، بہن بھائیوں کی خود مدد کرتے رہے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں ان کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر بھی بڑا کامل یقین تھا۔ اور اس کے بے شمار واقعات انہوں نے آگے لکھے ہیں۔

ان کی بیٹی صبیحہ مصطفیٰ کہتی ہیں کہ میرے والد کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے قائم کردہ نظامِ خلافت سے محبت کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر کامل درجہ توکل تھا۔ ہمیں اکثر بتایا کرتے تھے کہ مَیں نے فلاں موقع پر یہ دعا کی جو اس طرح پوری ہوئی۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ کہیں سے خلیفۃ المسیح کا تبرک مل جائے اور کہیں سے تبرک مل جاتا تو اس میں سے اپنا حصہ ضرور محفوظ کر لیتے اور پھر تھوڑا تھوڑا کر کے لوگوں میں تقسیم کرتے تا کہ وہ بھی اس سے مستفیض ہوں۔ تبرک کو گھر میں بھی اس نیت سے جمع کرتے تا کہ جلسے کے مہمانوں کو بھی اس میں سے کچھ حصہ دے سکیں۔ کہتی ہیں کہ ابو کے، میرے والد صاحب کے بہت سارے واقف کاروں نے مجھے فون کر کے کہا کہ ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ہم ایک بار پھر یتیم ہو گئے ہیں۔ غریبوں کی مدد بھی بہت زیادہ کرتے تھے۔ کہتی ہیں جب ہم وہاں لندن میں تھے اور ٹوٹنگ سے گریسن ہال روڈ منتقل ہوئے تو ابو کی کوشش تھی کہ جلدی کوئی بڑا گھر مل جائے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی بھرپور رنگ میں خدمت کی توفیق ملے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ گھر لینا ہے تو خلافت کے سائے میں لینا ہے۔ یہاں سے دور کبھی نہیں جانا۔ کہتی ہیں میرے والد نہایت اخلاص کے ساتھ ہر ایک کی مدد کرتے تھے۔ کوئی دکھ یا تکلیف میں مبتلا ہوتا تو اس کی بہتری کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے۔ اپنی بیماری کے دنوں سے قبل انہوں نے مجھے آخری نصیحت کی کہ ہمیشہ جماعت کے ساتھ جڑے رہنا، نمازیں پڑھنا اور قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے رہنا تو اللہ ہمیشہ ساتھ دے گا۔

ان کی دوسری بیٹی ہیں۔ پہلے تو چھوٹی بیٹی کا ذکر تھا۔ بڑی بیٹی مدیحہ مصطفیٰ کہتی ہیں کہ بے شک میرے والد ایک گاؤں سے آئے تھے، زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن ان کے خیالات، دُور اندیشی اور زندگی کے اصول ان کو بہت پڑھے لکھے لوگوں سے بھی آگے لے گئے۔ آج کی دنیا میں بہت کم لوگ ایسے دیکھے ہیں جو سچے معنوں میں مرد اور عورت کو برابری کا مقام دیتے ہیں۔ انہوں نے بیٹیوں کو کبھی بوجھ نہیں سمجھا بلکہ اکثر کہتے تھے کہ جس کی بیٹی ہو گئی وہ تَر گیا اور اس کے کام کے دن ختم ہو گئے اور آرام کے دن شروع ہو گئے۔ کہتی ہیں اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی برابر تعلیم و تربیت کا فرض بخوبی نبھایا۔ اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن اس کے ساتھ انہوں نے اولاد سے محبت کے باوجود کبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پیچھے نہیں چھوڑا۔ عید ہو یا بیٹی کی شادی ہو یا کوئی اَور کام ہو انہوں نے کبھی نماز کو نہیں چھوڑا۔ خدا پر توکل تھا۔ وہ جانتے تھے کوئی کام پیچھے نہیں رہے گا لیکن اگر فکر تھی تو اس بات کی تھی کہ عبادت کی کمی کی وجہ سے خدا کی کوئی ناراضگی نہ آ جائے۔

ان کے بیٹے سرفراز محمود کہتے ہیں کہ جب ہم ٹوٹنگ میں رہا کرتے تھے تو اس وقت بھی باقاعدگی سے نماز پڑھنے کیلئے مسجد فضل جاتے تھے۔ کبھی کوئی نماز مسجد میں ادا نہ کر سکتے تو اس بات کو یقینی بناتے کہ ہم سب مل کر گھر میں باجماعت نماز ادا کریں۔ کہتے ہیں مجھے کہتے تھے کہ زندگی میں تم جو چیز حاصل کرنا چاہو صرف ایک اللہ کی ذات ہی ہے جو اسے پورا کر سکتی ہے۔ اگر نماز کا وقت ہوتا تو باقی ہر کام چھوڑ کر پہلے نماز ادا کرتے۔ پھر یہ بیٹا کہتا ہے کہ پندرہ سال کی عمر تک مجھے باقاعدگی سے اپنے ساتھ فجر کی نماز پر لایا کرتے تھے۔ پھر کہتا ہے ان کی دعائیں ہی تھیں جن کی برکات ہمیں حاصل ہو رہی ہیں۔ اور جب مسجد سے فجر کی نماز کے بعد آتے تو جائزہ لیتے کہ میں مسجد گیا ہوں کہ نہیں۔ اگر کبھی سستی ہو جاتی تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ سے بے وفائی کرنے میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ اللہ کو تمہاری نمازوں کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ علالت کی وجہ سے ہم نے

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ایمبولینس بلوائی تو اس وقت بڑی بھاری آواز میں سانس لے رہے تھے لیکن اس وقت بھی لیٹنے یا بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے اور کہتے ہیں کہ ہسپتال جاتے ہوئے جب سیڑھیاں اتر رہے تھے تو بار بار یہی کہا کہ نماز کو باجماعت، ہمیشہ جماعت کے ساتھ اور وقت پر ادا کرنا۔

پھر مہمان نوازی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی۔ بڑا گھر تھا تو وہاں چالیس کے قریب جلسے کے مہمان ہوتے تھے۔ یہاں جب مسجد کے قریب آئے تو چھوٹا گھر تھا تو وہاں بھی پچیس کے قریب افراد سماتے تھے۔ اس گھر میں بھی پچیس مہمانوں کا سمانا ایک بڑا مشکل کام ہے لیکن بہرحال بڑی خوشی سے کرتے تھے۔ مَیں نے بھی ان سے کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بس ہم اپنا گزارہ کر لیتے ہیں اور گھر مہمانوں کو دے دیتے ہیں۔ ہمیشہ کہتے تھے کہ دین اور دنیا دونوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھنا ہے لیکن یہ یاد رکھو کہ یہ کام آسان نہیں ہے۔ جب بھی کوئی دنیاوی معاملہ سامنے آئے تو دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھنا۔ یہی ہمیشہ انہوں نے بچوں کو نصیحت کی۔ کہتے ہیں مجھے ہمیشہ یہ نصیحت کی کہ ہمارا سب کچھ اللہ کی جماعت کی امانت ہے اس لیے ہمارا کام ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اور اس امانت کو اس نیت سے بڑھائیں کہ یہ جماعت کے کام آ سکے۔ ہمیشہ تلقین کرتے کہ چندے کی ادائیگی میں کبھی تاخیر نہیں کرنی اور خود مہینے کے پہلے دن ہی اپنا چندہ ادا کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مت سوچنا کہ جماعت کو ہمارے چندے کی ضرورت ہے بلکہ چندہ دینے سے ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کر سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ علالت کے آخری ایام میں جب وینٹی لیٹر لگایا گیا تو قومہ میں جانے سے پہلے، پھر بعد میں قومہ میں چلے گئے تھے، آخری الفاظ جو انہوں نے مجھ سے کہے وہ یہی تھے کہ سرفراز مَیں جانتا ہوں کہ مہینے کا پہلا دن گزر گیا ہے۔ میری الماری میں جا کر دیکھو وہاں تمام فائلیں موجود ہیں، میرے چندے کا حساب کتاب لکھا ہوا ہے میرا پورا چندہ ادا کر دو اور میری نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہر مہینے کے پہلے روز اپنا سارا چندہ ادا کرنا اور اس میں کبھی تاخیر نہ کرنا۔

ان کے سسر کرامت اللہ صاحب کہتے ہیں کہ عزیزم مصطفیٰ نے اپنی بیوی کے رحمی رشتوں کو بڑے خلوص سے نبھایا اور خاکسار کو اپنے حقیقی والد کا درجہ دیا۔ مصطفیٰ نے ساری زندگی خدا تعالیٰ کی عبادت اور خلافت کے قدموں میں خدمت کرتے ہوئے گزار دی۔

اسی طرح بلال ان کے داماد ہیں وہ کہتے ہیں مختلف قرآنی دعائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی فوٹو کاپیاں حاصل کر کے مجھے بھی اور اپنے باقی بچوں، دوستوں اور رشتہ داروں کو دیا کرتے تھے کہ اس کو پڑھو اور قرآنی دعاؤں کو یاد کرو۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ مسجد فضل میں جو درس ہوتا تھا اس کی کاپی حاصل کر کے اس کو گھر آ کر دوبارہ پڑھتے تھے اور سب کو پڑھنے کیلئے دیتے اور موبائل فون سے اس کی تصویر بنا کر اپنے دوسرے غیر احمدی بہن بھائیوں اور ان کے بچوں کو بھی بھیجا کرتے تھے اور اس کے بعد ان کو فون کر کے پوچھا کرتے تھے کہ انہوں نے پڑھا ہے یا نہیں اور پھر یوں تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ عام دنوں میں تقریباً ہر روز کسی نہ کسی کو بطور مہمان گھر لے آتے اور جلسے کے دنوں میں تو چوبیس گھنٹے مہمانوں کی آمد و رفت رہتی اور ہر ایک کو یہی کہا کرتے تھے کہ پوچھنے کی ضرورت کوئی نہیں ہے۔ اپنا گھر سمجھو اور آ جایا کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو تو آپ خاص طور پر بہت فوقیت دیتے تھے۔ کہتے تھے ہر وقت میرے دروازے کھلے ہیں۔ اگر کوئی ایک بار ان کے گھر ٹھہرنے کیلئے جلسے پہ آ جاتا اور اگلے سال کہیں اَور قیام ہوتا تو بڑے پریشان ہوتے کہ شاید میرے سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہے۔ مہمان نوازی میں کمی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں آیا۔ پھر اگر موقع ملتا تو زبردستی اسے اپنے گھر لے بھی آتے۔ اپنے باقی دنیاوی کاموں اور کاروبار کو اس طرح manage کر رکھا تھا کہ نماز کے وقت میں بھی رکاوٹ نہ بنیں۔ کاموں کو چھوڑ کر مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔

اسی طرح ان کے برادرِ نسبتی سہیل احمد صاحب چوہدری ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسے وجود تھے جنہیں تین چیزوں کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ ایک عبادت، دوسرا خلافت سے تعلق اور تیسرا مہمان نوازی۔ مصطفیٰ بھائی کا گھر جلسہ کے دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں سے بھرا ایک سرائے کا منظر پیش کرتا تھا۔

اسلم خالد صاحب ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دفتر میں آپ سے روز کا تعلق تھا۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ نڈر، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے، غریب پرور، مہمان نواز، چندوں میں بے مثل۔ ہر نیک کام کی تلاش رکھتے۔ دفتر میں ہر بندے سے کام حریصوں کی طرح چھین کر خود کرنے کے مشتاق رہتے۔ کہا کرتے تھے کہ یہی میری کمائی ہے اور کہتے تھے اب یہی صحیح کام ہے اور تب خوش ہوتے تھے۔

فہیم احمد بھٹی صاحب بھی کارکن پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ یہ والنٹیئر ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ غالباً 1992ء سے دفتر میں کام کرنا شروع کیا۔ ان دنوں سٹاف کی کمی تھی۔ بڑی باقاعدگی سے کام کرتے۔ ایک وفادار اور جاں نثار کارکن تھے۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے جن میں سب سے زیادہ نمایاں پیاری اور قابلِ رشک خوبی خلافت کے ساتھ دلی پیار، اطاعت و فرمانبرداری اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رہنمائی لینا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی کشائش عطا فرمائی تھی۔ جب بھی اس کا تذکرہ کرتے، ہمیشہ کہتے کہ اس دفتر میں کام کرنے اور اس دَر کی برکت سے مجھے سب کچھ ملا ہے۔

ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ میرا دوستی کا تعلق 1980-81ء سے تھا اور احمدیت قبول کرنے سے لے کر وفات تک انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بے شمار خوبیوں کے مالک، اللہ پر توکل کرنے والے اور خلافت کے عاشق تھے۔ سندھ آ کر اپنے ایک دُور کے رشتے دار کے پاس رہنے لگ گئے کیونکہ وہاں پنجاب میں زمین پر ان پہ کچھ مقدمات ہو گئے تھے۔ وہاں سے یہ پولیس سے بچ کے آ گئے تھے۔ بہرحال وہاں ان کا احمدیت سے تعارف ہوا اور مسلسل تین سال تک ان سے تبلیغ کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس دوران بھی یہ وہاں احمدیوں کی مسجد میں باقاعدگی سے اذان دیتے رہے جس کا انہیں شروع سے شوق تھا۔ آخر میں انہوں نے ایک خواب دیکھنے کے بعد فوری طور پر بیعت کی۔ وہ خواب یہ تھی کہ گھر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تشریف لاتے ہیں اور مسکراتے ہوئے کہتے ہیں کہ دو خدام کی ضرورت ہے اور پھر سلیم صاحب اور ان کی طرف، مصطفیٰ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک تم آ جاؤ اور ایک تم اور پھر اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ بیعت سے پہلے ہی جماعت کے اجتماع وغیرہ میں شامل ہوتے تھے۔ بیعت کے بعد اخلاص میں بہت ترقی کی۔ توجہ سے خطبات اور سوال و جواب سن کر ان میں اتنا اعتماد آ گیا تھا کہ کہتے تھے مَیں خود ہی غیر احمدی مولویوں کے لیے کافی ہوں۔ میرے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ متعدد مرتبہ انہیں عمرہ کرنے کی توفیق ملی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو 2010ء میں حج کی بھی سعادت دی۔ قادیان سے بھی محبت تھی۔ اکثر وہاں پہلے جاتے تھے۔ مرکز میں مکان کی خواہش تھی پھر وہاں مکان بنوایا اور پھر جماعت کو پیش کر دیا۔

ڈاکٹر ابراہیم ناصر بھٹی صاحب جو ان کا علاج کر رہے تھے کہتے ہیں کہ مَیں غلام مصطفیٰ صاحب کو زیادہ عرصے سے نہیں جانتا۔ آخری علالت کے دوران بحیثیت کنسلٹنٹ ان کی دیکھ بھال کا موقع ملا۔ اتفاق سے یہ وہاں ہسپتال میں ڈاکٹر تھے اور مصطفیٰ صاحب ان کے مریض بن گئے۔ کہتے ہیں ان کو آخری بیماری میں دیکھنے کا موقع ملا۔ اس معمولی سے عرصے میں چند ایسی باتیں ہیں جو مَیں نے نوٹ کی ہیں اور جو قابلِ ذکر ہیں۔ کہتے ہیں کورونا وائرس کی بیماری کی شدت کے باعث آپ ہمیشہ نہایت پختہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی تھے۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں ان کے پاس آیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ بیماری کی شدت کی وجہ سے شاید افاقہ ممکن نہ ہو۔ یہ سن کر مصطفیٰ صاحب کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر کہا کہ اللہ جو چاہے میں اسی پر راضی ہوں۔ آپ کے چہرے پر غم اور فکر کی کوئی نشانی نہیں تھی۔ نہایت مطمئن تھے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں دوسری مثال جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ خلافت سے محبت تھی کہ بیماری کی شدت کی وجہ سے ہمیں سی پی اے سی لگانے کی ضرورت پڑتی تھی جو آکسیجن پہنچانے کیلئے ایک انتہائی سخت مشین ہے جو انسان کو بسا اوقات بے قرار کر دیتی ہے اور تکلیف کی وجہ سے خوفناک حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ مشین لگانے کی وجہ سے جب انہیں تکلیف محسوس ہونے لگتی تو ان کے گھر والے انہیں میری طرف سے آ کر کہتے کہ خلیفۂ وقت کا پیغام ہے اور کہتے کہ انہوں نے پیغام دیا ہے کہ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔ جب ان کو میرا یہ پیغام ملتا تو اچانک ریلیکس ہو جاتے اور آرام سے مشین کو برداشت کرنے لگ جاتے اور ایسا محسوس ہوتا کہ ان کا حوصلہ بڑھا ہے اور جسم میں ایک دم توانائی آئی ہے اور اسی طرح کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ ہومیو پیتھک دوائی اس لیے نہیں کھاتے تھے کہ کوئی افاقہ ہو گا۔ صرف اس لیے کھاتے کہ ان کو مَیں نے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں خلافت سے محبت اور وفا کا ایک ایسا بے مثال تعلق ہے کہ مَیں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ جو وفا انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ کی ہے اور جس طرح اپنے عہدِ بیعت نبھانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان سے پیار کا سلوک فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ فرمایا تھا یہ لوگ شہداء میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور جماعت اور خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والے ہوں اور والدین نے ان کے لیے جو دعائیں کی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے حق میں قبول فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک نامکمل اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیمیلز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے بھول گئے، میرے احکامات کو بھول گئے تو اپنی زندگی کی حقیقت کو بھول گئے

دُنیا عارضی ہے، اس کو مقصود بالذات نہ بناؤ

ایک مومن مرد اور عورت کے نیکیوں کے معیار دنیا داروں سے مختلف ہونے چاہئیں، صرف ظاہری کھیل کود اور ٹی وی اور انٹرنیٹ وغیرہ ہی کے پروگراموں کو یا دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے کو ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لہو و لعب نہ سمجھو کہ یہ کھیل کود میں پڑ گئے ہو بلکہ تمہارا صرف اور صرف دنیا کی فکر کرنا، دنیا کے کمانے میں ہی مصروف رہنا، دین کی طرف توجہ نہ دینا یہ بھی لہو و لعب ہے، اپنے کمانے میں اتنا محو ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اپنی عبادات کو ہی بھول جاؤ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ لہو و لعب

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ان لوگوں میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے

جو آخرین کو پہلوں سے ملانے والے ہیں، اس لیے ہمیں ہر نیکی کی بات میں ان پہلوں کی تقلید کرنے کی ضرورت ہے

حیا عورت کا زیور ہے اور یہی وہ زینت ہے جس پر عورت کو فخر ہونا چاہئے

جب حجاب کھلتے ہیں تو پھر بے حیائیاں پیدا ہوتی ہیں

اگر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کرنا ہے تو پھر ہم نے وہی کرنا ہے جو ہمیں ہمارا دین سکھاتا ہے

بنا سنورنا زیور پہننا منع نہیں مگر اس پر فخر کرنا اور اس کا غیر ضروری اور نامناسب اظہار کرنا یہ غلط ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم صحیح رنگ میں میری پیروی کرو گے تو پھر جو کچھ صحابہ نے دیکھا تم بھی دیکھو گے

ایمان تقویٰ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا

تمہارا کل تمہاری اگلی زندگی کے علاوہ تمہاری اولاد اور تمہاری نسل بھی ہے، اسکی تربیت تقویٰ کی بنیادوں پر کرو تو یہ اولاد بھی تمہارے درجات کی بلندی کے کام آئے گی

اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت بچپن سے کریں تو نیک اولاد پروان چڑھے گی

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2019ء کے موقع پر مستورات کے اجلاس سے سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب
فرمودہ 3/اگست 2019ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن ہمپشئر، یوکے

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَہۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطَامًا ؕ وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّ مَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٌ ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ۔ (الحدید:21)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔ (الحشر:19)

یہ دو آیتیں میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ الحدید کی اور حشر کی۔ پہلی آیت کا ترجمہ ہے کہ

اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیا داروں کے لیے سخت عذاب مقرر ہے۔ اور بعض کے لیے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

میں اپنی باتیں، اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں بعض عورتیں تقریروں کے دوران بہت زیادہ باتیں کرتی رہتی ہیں۔ خاص طور پر جو کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں ان کو احتیاط کرنی چاہیے۔ کرسیوں پر بیٹھنے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو آزادی ہے کہ جس طرح چاہیں اس طرح یہاں بیٹھیں اور باتیں کرتی رہیں۔ اس لیے آئندہ سے احتیاط کریں۔

آج دنیا اس قدر مادیت میں گھر چکی ہے کہ دین کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دنیا کے عمومی اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ ان ترقی یافتہ ممالک میں بیس پچیس فیصد سے زیادہ لوگ نہیں ہیں جو اپنے آپ کو دین سے منسوب کرتے ہیں اور جو دین سے منسوب کرتے بھی ہیں وہ بھی عملاً دین پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ بڑی تیزی سے نہ صرف خدا تعالیٰ سے دور جا رہے ہیں بلکہ دین سے دور جا رہے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی انکاری ہیں۔ صرف اور صرف دنیا ان کا مطمح نظر ہے اور مسلم دنیا جو ہے اگر ہم اسے دیکھیں تو ان کی اکثریت بھی دینی تعلیم سے دور ہے، بدعات میں گھری ہوئی ہے۔ کہنے کو تو مسلمان ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک موقع پر فرمایا ہے کہ بڑے زور سے یہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں لیکن عمل نہیں ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 371)

آپ علیہ السلام کے زمانے سے اگر آج کا مقابلہ اور موازنہ کیا جائے تو اَور بھی بری حالت ہو چکی ہے۔ اسلامی اخلاق اور تعلیمات سے دور جا چکے ہیں لیکن احمدیت کی مخالفت کا معاملہ آئے تو کٹ مرنے اور جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ پس جہاں اسلام ہے تو فقط احمدیت کی مخالفت کا نام اسلام ہے اور نام نہاد علماء جن کی اپنی زندگیاں ہی ہر قسم کے گند سے ملوث ہیں اور جس کا اظہار مختلف میڈیا کے ذرائع سے بھی ہوتا رہتا ہے وہ ان کے لیڈر ہیں۔ لیکن بہرحال ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں لیکن ہمیں اس بات سے ضرور غرض ہے اور

ہونی چاہیے کہ دنیا کو آگ میں گرنے سے بچائیں، دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائیں لیکن اس کے لیے یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم اپنے آپ کو اس کے لیے تیار پاتے ہیں؟ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا بنا رہی ہیں؟ کیا ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہیں یا ہم بھی باوجود اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منسوب کرنے کے دنیا کے لہو ولعب، کھیل کود اور دل بہلاووں اور بدعات کو دین پر ترجیح دے رہے ہیں۔

آج ہم یہاں اس لیے جمع ہیں اور جلسے پر ہر سال جمع ہوتے ہیں کہ اپنی روحانی، علمی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں۔ تو کیا ہم اس مقصد کیلئے یہاں جمع ہیں یا جلسے کے نام پر ایک سوشل gathering کے لیے جمع ہوئے ہیں؟ کیا ہم عورتیں بھی اور مرد بھی اس جلسے میں اس ارادے اور عہد کے ساتھ آئے ہیں کہ ہم نے اپنے اندر ان دنوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور انہیں پھر اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے یا صرف اپنے کپڑے اور زیور دکھانے کے لیے ہم یہاں موجود ہیں یا مرد صرف مجلسیں جمانے کے لیے یہاں موجود ہیں۔ اگر تو ہم مثبت سوچیں رکھتے ہیں اور اس کے لیے بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور کرتے ہیں یا کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں تو پھر تو ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں ورنہ ہماری حالت بھی ان ہی لوگوں کی طرح ہے جو اس زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں خدا تعالیٰ اس مضمون کو بیان فرماتا ہے کہ دنیا عارضی ہے۔ اس کو مقصود بالذات نہ بناؤ۔ اس کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بناؤ۔ اسی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ یہ تو دنیاداروں کا کام ہے جو دنیا کی چکا چوند کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل کود ہے، دل بہلاوے کے سامان ہیں۔ کیا ایک عقل مند انسان اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ وہ سارا دن لہو و لعب اور کھیل کود میں مصروف رہے اور کوئی کام نہ کرے۔ ہاں عارضی طور پر ہم اپنے اصل کاموں سے فارغ ہو کر ضرور کچھ وقت کھیل اور دوسرے مشاغل کر لیتے ہیں جو دماغی اور جسمانی صحت کو قائم رکھنے کیلئے ہیں۔ اور دنیا دار بھی یہ کرتے ہیں لیکن ایک دنیا دار انسان بھی کبھی ہر وقت کھیل کود اور تفریح میں مشغول نہیں رہے گا۔ اگر کھیل کود اور تفریح کے سامانوں میں مصروف رہے گا تو اپنی زندگی برباد کرے گا۔ گھر میں فساد ہوگا، بھوکا مرے گا۔ کئی عورتیں مجھے لکھتی ہیں کہ ہمارے خاوند سارا دن ٹی وی یا انٹرنیٹ پر بیٹھے فضول اور لغو پروگرام دیکھتے رہتے ہیں یا باہر پھر پھرا کر دوستوں میں بیٹھ کر آ جاتے ہیں کیونکہ یہاں حکومتوں کی طرف سے ان کو سوشل ہیلپ مل جاتی ہے۔ بیماری کے نام پر کچھ مل گیا، بڑھاپے کے نام پر کچھ مل گیا یا بڑھاپے سے پہلے ہی جوانی میں ہی چھوٹی موٹی چوٹیں لگیں تو اس کے نام پر مل گیا اور اس چیز نے ان کو سست بھی کر دیا ہے اور وقت ضائع کرنے لگ گئے ہیں۔ اور پھر اگر وقت ہے تو بجائے اس کے کہ دین کو دیں۔ اِدھر اُدھر کے فضول قسم کے پروگرام دیکھنے اور گپیں مارنے میں گزار دیتے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے باقاعدہ بعض شکایتیں آتی ہیں کہ کوئی باقاعدہ کام نہیں کرتے۔ اس وجہ سے گھر میں ہر وقت فساد پڑا رہتا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو یہ لکھیں کہ ہمارے خاوند دنیا داری میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام یا دنیا کمانا ہے یا فضول قسم کی تفریحی مصروفیات ہیں اور نماز قرآن کی طرف توجہ نہیں ہے۔ کہنے کو تو یہ مرد احمدی کہلاتے ہیں۔ کبھی ضرورت پڑے تو ڈیوٹیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے تعلق کا خانہ خالی ہے یا وہ توجہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن مرد اور عورت کے نیکیوں کے معیار دنیا داروں سے مختلف ہونے چاہئیں۔ صرف ظاہری کھیل کود اور ٹی وی اور انٹرنیٹ وغیرہ ہی کے پروگراموں کو یا دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے کو ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لہو ولعب نہ سمجھو کہ یہ کھیل کود میں پڑ گئے ہو بلکہ تمہارا صرف اور صرف دنیا کی فکر کرنا، دنیا کے کمانے میں ہی مصروف رہنا، دین کی طرف توجہ نہ دینا یہ بھی لہو ولعب ہے۔ اپنے کمانے میں اتنا محو ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اپنی عبادت کو ہی بھول جاؤ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ لہو ولعب۔ پس ہم احمدیوں کو مرد ہوں اور چاہے عورتیں ہوں ہوش کرنی چاہیے، خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ جیسا کہ کل بھی افتتاحی تقریب میں میں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اگر بیعت کا اقرار ہے تو پھر اپنے عمل اس تعلیم کے مطابق بناؤ جو خدا تعالیٰ نے ایک مومن کیلئے بیان فرمائی ہے ورنہ بیعت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے۔ اس پر عمل نہ کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہ کرو کہ ہم نے دعائیں بھی بہت کیں، ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔

پس مردوں اور عورتوں دونوں کو اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مردوں کو جب بھی کبھی موقع ملے یا میں نے پوچھا کہ تم دنیا میں اتنے پڑے ہوئے ہو اور دین کو بھول رہے ہو، بعض عورتیں شکایت بھی کرتی ہیں تو بعض مردوں کے یہ جواب ہوتے ہیں کہ ہماری بیوی کے مطالبات بہت زیادہ ہیں اور اس وجہ سے گھر میں ہر وقت جھگڑا بھی رہتا ہے۔ تُو تُو مَیں مَیں ہوتی رہتی ہے۔ بچوں پر بھی اس کا بُرا اثر پڑ رہا ہے اس لیے ہمیں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس کام کی وجہ سے، مصروفیت کی وجہ سے ہم عبادت کی طرف، اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ اوّل تو یہ عذر ہی لغو اور فضول ہے کہ وہ خدا تعالیٰ جو رزق دینے والا ہے اس کا یہ وعدہ ہے کہ جو میری طرف آئے گا میں اس کو رزق بھی دوں گا۔ کل بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھے تھے۔ اس کو اس لیے بھول جائیں اور اس کا حق ادا نہ کریں کہ ہماری بیوی کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے گویا کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر بیوی کو لا رہے ہیں۔ ایسے مردوں اور عورتوں کو خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیے کہ یہ سوچ شرک کے برابر ہے۔ اور اگر ایسا شرک کرنا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں۔ اور اگر مردوں کا الزام غلط ہے اور مجھے امید ہے کہ ایسے جواب دینے والوں کی بیویوں کی اکثریت کی یہ سوچ نہیں ہے جس طرح مرد جواب دیتے ہیں کہ وہ خدا کو بھول کر اپنی بیویوں کا خیال رکھیں اور جن عورتوں کے بارے میں واقعی یہ بات صحیح ہے تو پھر وہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی عورت کا یہ مقام نہیں ہے۔ احمدی عورت کو تو خدا تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے اس داغ کو اپنے سے دھونا چاہیے۔ عورت اگر چاہے تو اس صحیح یا غلط الزام کی اصلاح کر سکتی ہے۔ عورت اپنے خاوند کو کہے کہ تم دین کو چھوڑ کر جو دنیا مجھے کما کر دینا چاہتے ہو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح کرے کہ یہ دنیا دار کا کام ہے کہ ایسی باتیں ہوں کہ فلاں رشتے دار کا گھر ایسا ہے تم بھی ایسا گھر بناؤ یا ہمارے پاس اعلیٰ قسم کی کار ہونی چاہیے یا مجھے بڑی شرمندگی ہوئی جب میں نے دیکھا کہ فلاں سہیلی شادی پر بہت اعلیٰ زیور پہن کر آئی ہوئی تھی اور میرے پاس معمولی زیور تھا یا فلاں عورت کا خاوند بھی تمہارے جیسا ہی ہے اور وہی کام کرتا ہے لیکن اس کی بیوی تو ڈیزائنر کے کپڑے پہنتی ہے۔ یہ لوگ جو یہ سب کچھ کرنے والے ہیں ان کے اندر خدا کا خوف نہیں ہوتا، ان کو غریب کا درد عموماً نہیں ہوتا اور ایک احمدی عورت یہ واضح کرے کہ میں ایسی خود غرض نہیں ہوں، واضح کرے کہ میری توجہ تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف ہے اور تم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر کے پھر جو تمہارے فرائض اور حقوق ہیں وہ ادا کرو۔

پس ہر عورت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر یہ سب کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے بھول گئے، میرے احکامات کو بھول گئے تو اپنی زندگی کی حقیقت کو بھول گئے۔ سمجھتے ہو کہ دنیا کو پا کر ہم نے سب کچھ پا لیا حالانکہ تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا بلکہ سب کچھ گنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت مثال سے ہمیں سمجھایا ہے۔ فرمایا ہے کہ مال اور اولاد کو فخر کا باعث نہ سمجھو۔ یہ تو صرف ظاہری زینت ہے اس کی مثال اس فصل کی طرح ہے جس کو بارش کا پانی خوب سرسبز کرتا ہے۔ بڑی خوبصورت لہلہاتی ہوئی فصل ہوتی ہے۔ پانی سے اس میں ظاہری طور پر بھی نکھار آتا ہے اور پھر یہ ایک موقع پر آ کر زرد ہو جاتی ہے۔ اور جب فائدے کا وقت آتا ہے تو اس پر گرم ہوا چلتی ہے اور اسے چورا چورا کر کے ہوا میں بکھیر دیتی ہے۔ انسان ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تم لوگ جو اس زندگی کے سامان کو، خوبصورت گھروں کو، خوبصورت کاروں کو، اپنے بینک بیلنس کو، جائیدادوں کو، اولادوں کو بڑائی کا ذریعہ سمجھتے ہو ان چیزوں سے آخر میں تمہارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنی جائیداد چھوڑی ہیں؟ کتنا مال چھوڑا ہے؟ کتنی اولاد چھوڑی ہے؟ پوچھے گا تو صرف یہ کہ تمہارے اعمال کیا تھے؟ کون کون سی پاک تبدیلیاں تم نے اپنے اندر پیدا کیں؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا؟ کیا تم نے اپنی اور اپنی اولاد کی عبادتوں کی حفاظت کے لیے کوشش کی؟ کیا تم نے اپنے خاوندوں کو کہا کہ مجھے تمہارے پیسے سے زیادہ تمہارا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا پسند ہے؟ مجھے تمہارے لیے یہ پسند ہے کہ اپنے بچوں کے سامنے ایسا نمونہ بنو جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو پھر یہ عورتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دین و دنیا کی جنتوں کی وارث بن گئیں۔ اگر نہیں تو پھر ان گرم ہواؤں کے تھپیڑوں سے خوفزدہ ہونے کا مقام ہے جو اسی طرح جھلسا کر ریزہ ریزہ کر دیتی ہیں جس طرح فصلوں کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہیں۔

مردوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ باتیں جو میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

کر رہا ہوں وہ سب کچھ صرف عورتوں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں مومنوں کے لیے کہا ہے، دنیا والوں کے لیے کہا ہے، اپنی مخلوق کے لیے کہا ہے، انسانوں کے لیے کہا ہے۔ مردوں کا یہ جواب انہیں ان گرم ہواؤں کے تھپیڑوں سے بچا نہیں سکے گا کہ میری بیوی بہت مطالبے کرتی تھی، میں مجبور تھا کہ اپنی نمازیں وقت پر ادا کروں یا پوری پانچ نمازیں بھی پڑھ سکوں یا اور اس لیے میں ادا نہیں کر سکا۔ پس مردوں کیلئے بھی خوف کا مقام ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے جو آخرین کو پہلوں سے ملانے والے ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر نیکی کی بات میں ان پہلوں کی تقلید کرنے کی ضرورت ہے، ان کے پیچھے چلنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے نمونے پر چلنے کی کوشش کریں گے تو یہ سوال نہیں ہوگا کہ بیوی نے مطالبہ کیا اور اس کے مطالبات پورے کرنے کے لیے مجھے زیادہ کام کرنا پڑا اور میں اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر سکا۔ یا بیوی کا یہ جواب نہیں ہوگا کہ یہ میرا خاوند میری بات نہیں مانتا اور وقت ضائع کرتا ہے، دنیاداری میں پڑا ہوا ہے اور میرا نام لگا دیتا ہے۔ ہاں اس زمانے میں ان پہلوں میں اگر شکایات تھیں تو یہ شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں کہ خاوند بیوی کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ یہ دن میں بھی اور رات میں بھی عبادت میں لگی رہتی ہے اور میرے حق ادا نہیں کرتی۔ یہ شکایت بیوی سے خاوند کو تھی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنی گھریلو ذمہ داریاں اور خاوند کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 213 حدیث 11823 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اور عورت کی طرف سے اگر یہ شکایتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچیں کہ میں تیار ہو کر اپنا حلیہ ٹھیک کر کے اس لیے نہیں رہتی کہ میرے خاوند کو میرے سے کوئی غرض ہی نہیں ہے۔ وہ میری طرف دیکھتا ہی نہیں۔ رات کو وہ عبادت کرتا رہتا ہے، دن کو وہ روزے رکھتا ہے۔ میری طرف اس کی توجہ ہی نہیں ہے تو پھر کس کے لیے میں تیار ہوں؟ کس کے لیے میں بنوں اور سنوروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو بلا کر کہا کہ میرے اُسوے پر چلو، میں عبادت بھی کرتا ہوں اور گھر کے اور بیوی کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ چند دن کے بعد وہ عورت دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو ملی تو بڑی تیار ہوئی ہوئی تھی بنی سنوری ہوئی تھی۔ جب انہوں نے پوچھا کہ یہ تبدیلی کیسی ہے تو اس نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اب میرا خاوند میری طرف توجہ کرتا ہے اور اس لیے پھر میں نے بھی اپنا حلیہ درست کر لیا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 396 حدیث 7612 کتاب النکاح مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

وہ عورتیں بنتی سنورتی تھیں تو فیشن کے لیے نہیں، دنیا کو دکھانے کیلئے نہیں، دنیا سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ اپنے گھروں میں ایک پاکیزہ ماحول بنانے کیلئے۔ پس یہ ایک احمدی عورت کا شیوہ ہونا چاہیے کہ میک اپ کر کے، بغیر پردے کے انہوں نے بازاروں میں نہیں پھرنا۔ اگر شادی سے پہلے بھی یہ لڑکیوں میں ہے تو صرف اپنے عورتوں کے ماحول میں یا اپنے محرم رشتے داروں کے سامنے تیار ہونا اور بننا سنورنا ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں گھر کے ساتھ ہمارے فیملی تعلقات ہیں، فیملی دوست ہیں، ان کے گھر آنا جانا ہے اس لیے ان کے مردوں سے بھی پردے اور حجاب ختم ہو جائیں اور بن سنور کر ان کے سامنے پیش ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حیاء عورت کا زیور ہے اور یہی وہ زینت ہے جس پر عورت کو فخر ہونا چاہیے نہ کہ دنیا کے کھیل کود اور بہلاوے کے سامان اور سوشل gathering اور غیر گھروں میں جا کر لڑکیوں کا راتوں کو رہنا کہ اس خاندان سے ہماری پرانی دوستی ہے۔ جب حجاب کھلتے ہیں تو پھر بے حیائیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہی کچھ ہم اس نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے میں دیکھ رہے ہیں۔

میں یہ باتیں کر رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ اگر یہاں کوئی پریس والے ہوں گے تو کہہ دیں گے کہ دیکھو عورت کے حقوق کی باتیں ہمارے سامنے کرتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں اور عورتوں پر اس طرح پابندی لگا رہے ہیں تو یہ جو بھی چاہے کہیں۔ اگر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے تو پھر ہم نے وہی کرنا ہے جو ہمیں ہمارا دین سکھاتا ہے۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ چھوٹی عمر کے لڑکوں کا بھی راتوں کو باہر رہنا اسی طرح لغو ہے جس طرح لڑکیوں کا رہنا۔ لڑکوں کو بھی دوسروں کے گھروں میں تفریحی پروگراموں کے نام پر راتیں نہیں گزارنی چاہئیں۔ ماں باپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ان قدروں کی حفاظت مرد اور عورت کریں گے تو اپنی دینی تعلیم اور اقدار پر بھی قائم رہیں گے۔ ہاں جہاں اللہ اور اس کے رسول نے یہ اجازت دی ہے کہ کچھ وقت کیلئے حجاب اتار دو یا غیر مرد کو چہرہ دکھا دو تو وہاں یہ جائز ہے۔ ڈاکٹر کے پاس یا رشتے کے وقت یا بعض اَور مجبوریوں کی وجہ سے اتارنا پڑتا ہے لیکن وہ مجبوریاں جائز ہونی چاہئیں۔ صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں تلقین کی گئی ہے۔ ان کے نمونے کیا تھے؟ عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کیا نمونہ دکھایا کہ آپ نے ایک شخص کو یہ کہنے پر کہ فلاں جگہ میں رشتہ کر رہا ہوں۔ آپؐ نے اسے فرمایا جاؤ اور اسے کہو کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ رشتے سے پہلے میں آپ کی بیٹی کو دیکھ لوں۔ لڑکی کا باپ اس بات پر دروازے کے باہر آ کے بڑا ناراض ہوا کہ میں بالکل اپنی بیٹی کو تمہارے سامنے نہیں لاؤں گا۔ بیٹی یہ باتیں سن رہی تھی۔ گھر کے دروازے سے اپنا چہرہ باہر نکال کر کہا کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور ان کا یہ حکم ہے تو میرا چہرہ دیکھ لو۔ مرد کا بھی تقویٰ دیکھیں کہ اس نے فوراً اپنی نظریں نیچی کر لیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا پاس اس قدر ہے، احترام ہے تو میں اس تقویٰ کی بنیاد پر ہی رشتہ طے کرنا چاہتا ہوں اور اب مجھے چہرہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 39 صفحہ 140 تا 141، خطبہ بیان فرمودہ 6 جون 1958ء)

پس یہ ہے ایک حقیقی مسلمان لڑکی کی شان اور اطاعت کا معیار اور یہ ہے ایک مسلمان لڑکے کے تقویٰ کا معیار کہ دین کو ہر صورت میں دنیا پر مقدم کیا۔ کیا ہمارے معیار یہ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتے کے وقت تم لڑکی کی شکل اور صورت دیکھتے ہو، اس کی دولت دیکھتے ہو، اس کا خاندان دیکھتے ہو، خوبصورت ہے، دولت مند ہے یا اچھے خاندان کی بیوی تمہیں ملے۔ لیکن فرمایا کہ اصل چیز جو تمہیں دیکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ اس میں نیکی اور تقویٰ ہے۔ تم اس کا دین دیکھو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090)

اگر اس بات کا خیال ہمارے لڑکے اور لڑکیاں رکھیں تو پھر دنیاوی خواہشات اور زینت اور تفاخر کے بجائے دین دار لڑکوں کو لڑکیاں بھی پسند کریں گی اور لڑکے بھی دین دار لڑکیوں کو پسند کریں گے۔ ظاہری ساز و سامان اور خوبصورتی کے بجائے دین دار گھروں میں اور لڑکیوں کے ساتھ رشتے ہوں گے اور پھر ایسے معاشرے میں دوڑ دنیا کی زینت اور دولت اور تفاخر کے لیے نہیں ہوگی، اس کے پیچھے نہیں پڑے رہیں گے بلکہ دین میں بڑھنے کے لیے دوڑ ہوگی۔ اس کوشش میں ہوں گے کہ کون سا خاندان اور کون سا گھر دینی لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہے۔ ہمارے لڑکے جماعت کے اندر دین دار لڑکیاں تلاش کریں گے نہ یہ کہ ہم جب تک واقفیت نہ ہو، جب تک دوستی نہ ہو ہم کس طرح رشتے کر سکتے ہیں؟ اور لڑکیوں میں بھی احساس پیدا ہو رہا ہے کہ لڑکے باہر رشتے کرتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں ان گھروں میں ان کی ماؤں کی تربیت صحیح نہیں ہے۔ کیوں بچوں، لڑکوں کے ذہنوں میں بچپن سے ہی نہیں ڈالا جاتا کہ تم نے نیک اور دین دار لڑکی سے رشتہ کرنا ہے۔ اگر مائیں اپنے بچوں کی تربیت، خاص طور پر لڑکوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ تمہیں دین دار لڑکی سے شادی کرنی چاہیے تو لڑکے بھی پھر دین پر قائم ہوں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ لڑکے کہیں کہ ہماری بیویاں تو دین دار ہوں اور ہم آزاد ہوں، جو چاہیں کرتے پھریں۔ دین دار لڑکی بھی پھر دین دار خاوند کو ہی تلاش کرے گی۔ وہ یہی چاہے گی کہ لڑکا بھی دین دار ہو۔ پس ہمارے لیے فخر کی جگہ ہمارا دین اور اس کے احکامات پر عمل ہونا چاہیے نہ یہ کہ فخر کی جگہ یہ ہو کہ ہم لہو و لعب اور دنیا دکھاوے میں پڑے ہوئے ہوں۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بڑا انذار فرمایا ہے۔ اور اس بات پر فرمایا کہ عورتیں جو دنیا کی دنیاوی چیزیں ہیں ان کا لوگوں کے سامنے اظہار کرتی ہیں۔ فرمایا کہ جو عورت سونے کے زیور بناتی ہے اور اس پر فخر کا اظہار کرتی ہے اور اس کے لیے عورتوں یا مردوں کو دکھاتی ہے۔ صرف باہر نہیں دکھاتی بلکہ اپنی عورتوں کو بھی فخر سے دکھاتی ہے تو فرمایا کہ اس عورت کو عذاب دیا جائے گا۔ بڑا انذار ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الخاتم باب ما جاء فی الذھب للنساء حدیث 4237)

پس جیسا کہ پہلے بھی ایک صحابیہ کے حوالے سے ذکر ہوا ہے کہ بننا سنورنا، زیور پہننا اس نے اس لیے نہیں کیا کہ اس کے خاوند کی اس پر توجہ نہیں تھی۔ بننا سنورنا زیور پہننا منع نہیں ہے مگر اس پر فخر کرنا اور اس کا غیر ضروری اور نامناسب اظہار کرنا یہ غلط ہے۔ خوشی کے موقع پر لڑکیاں عورتیں بنتی سنورتی ہیں اور یہ جائز ہے مگر اس کا اظہار صرف محرم رشتوں کے سامنے ہو نہ یہ کہ سڑکوں اور بازاروں میں پھریں۔ آنحضرت صلی

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔(صحیح البخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث 24)

پس جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ عمل کریں گی یا مرد یہ نیک عمل کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت کی چادر کے نیچے آ جائیں گے جو ہر گرم ہوا سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور نہ صرف گرم ہواؤں سے محفوظ رکھتی ہے بلکہ ٹھنڈی خوش گوار ہواؤں سے پھر انسان فائدہ بھی اٹھاتا ہے۔ پس اس کے لیے کوشش کی ضرورت ہے۔ دینی احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ضرورت ہے۔ شیطان نے تو آدم کی پیدائش سے ہی قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں انسانوں کو ورغلاؤں گا۔ انہیں نیکیوں پر چلنے کی بجائے دنیا کی زینت اور چمک دکھاؤں گا۔ لہو و لعب میں مبتلا کروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا کہ میں کسی کو زبردستی نیکیوں کی طرف نہیں بلاؤں گا۔ انسانوں کو کہہ دیا کہ تمہیں آزادی ہے، میرے احکامات پر عمل کرو یا شیطان کے پیچھے چلو لیکن یہ یاد رکھو کہ شیطان کے پیچھے چلنے والوں کو پھر دائمی جنتوں سے محروم رہنا پڑے گا۔ پس یہ فیصلہ ہمارا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا شیطان کے پیچھے چل کر دین سے دور جانا چاہتے ہیں۔ دنیا کے عارضی سامانوں پر خوش ہونا چاہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ایک احمدی کو مرد ہو یا عورت اس طرح اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آخرین میں شامل ہو کر پہلوں سے ملنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہوں یا کر رہی ہوں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم صحیح رنگ میں میری پیروی کرو گے تو پھر جو کچھ صحابہ نے دیکھا تم بھی دیکھو گے۔(درثمین اردو صفحہ 56) اور میری پیروی انہی احکامات پر چلنے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اس رہنمائی پر عمل کرنے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ یہ ورلی زندگی متاع الغرور ہے، دھوکے کا عارضی سامان ہے۔ پس عارضی سامان کے پیچھے ہم کیوں اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔

جو دوسری آیت میں نے تلاوت کی ہے وہ نکاح کے خطبے میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایمان تقویٰ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ ایمان اور تقویٰ کا یہ مضمون میں نے کل بھی بیان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے۔ یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ صرف حال کی حالت نہ ہو مستقبل کی بھی فکر ہو۔ یہ دنیا کے سامان تو آج کی چیزیں ہیں کل نہیں ہوں گی۔ کل کے کام آنے والی چیز تقویٰ ہے، وہ نیکیاں ہیں جو تم نے اس جہان میں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ دولت اور دنیاوی عزت اور دنیاوی علم یا فیشن یا اس قسم کی چیزیں ان چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال نہیں کرے گا۔

اسی طرح تمہارا کل تمہاری اگلی زندگی کے علاوہ تمہاری اولاد اور تمہاری نسل بھی ہے۔ اس کی تربیت تقویٰ کی بنیادوں پر کرو تو یہ اولاد بھی تمہارے درجات کی بلندی کے کام آئے گی۔ نیک اولاد دین پر قائم رہنے والی اولاد تمہارے لیے دعا کرنے والی اولاد ہو گی۔ دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والی اولاد تمہارے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنے گی۔ پس عورت کے ذمہ اولاد کی تربیت کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کا حق ادا کرتے ہوئے اسے پورا کرنے سے ہی اس بات کا اظہار ہو گا کہ تم کل کے لیے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت بچپن سے کریں تو الا ماشاء اللہ نیک اولاد پروان چڑھے گی، دین پر قائم رہنے والی اولاد پروان چڑھے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے ہر عمل سے خوب باخبر ہے۔ وہ ہر وقت ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری سوچوں کو بھی جانتا ہے۔ ہماری مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ پس اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اسے یہ علم ہے کہ ہم جب اپنے آپ کو زمانے کے امام سے منسوب کرتے ہیں تو کس حد تک اس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے عملوں سے ہم کس حد تک اپنے آپ کو مسیح موعود کی جماعت سے جڑنے کا حق دار بنا رہے ہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت سے کس حد تک ہم انہیں ایک احمدی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کو دین پر قائم رکھنے اور ان کے دین کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کے لیے آپ کو نگران بنایا ہے۔ آج کی مائیں بھی اور وہ لڑکیاں بھی جو کل ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بننے والی ہیں اس بات کو سمجھیں، غور کریں، منصوبہ بندی کریں، اپنی حالتوں کے جائزے لیں، اپنے دینی علم کو بڑھائیں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کیلئے ان تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ممکن ہیں۔ اپنی نسلوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ دنیا ہمارا مقصود نہیں ہونی چاہیے۔ دنیا کے لہو و لعب ہمارا مطمح نظر نہیں ہونے چاہئیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

اگر آپ کے عمل اس تعلیم کے مطابق نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ اگر ہماری عبادتوں کے وہ معیار نہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارے اخلاق کے وہ معیار نہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہماری حیاء کے وہ معیار نہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارے آپس کے معاشرتی تعلقات وہ نہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارا ظاہر و باطن ایک نہیں۔ اگر ہم بغیر دینی علم میں اضافے کے صرف اس لیے احمدی ہیں کہ ہمارے باپ دادا احمدی تھے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس بات پر نظر نہیں رکھ رہے کہ ہم نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے بلکہ ہم اس دنیا کے عارضی سامان کے دھوکے میں ہی پڑے ہوئے ہیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ پھر آپ کے بچوں کے دین پر قائم رہنے کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ پھر اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ آپ اور آپ کی اولادیں اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کو حاصل کرنے والی بن سکیں گی۔ پس اگر اپنی اور اپنی نسلوں کی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو بڑی سنجیدگی سے، بڑی کوشش سے، بڑے مجاہدے سے ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کسی کے ماں باپ کتنے نیک تھے یا انہوں نے کتنی قربانیاں دیں یا کتنی مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں۔ اُن کے عمل کا صلہ اُنہیں ملے گا اور ہمارے عمل کا صلہ ہمیں ملنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں بھی فرمایا تھا جو آپؐ کو اپنے سب بچوں سے پیاری تھیں کہ وہ بھی اس لیے نہیں بخشی جائے گی کہ میری بیٹی ہے۔ رسول اللہ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے نہیں بخشی جائے گی بلکہ فرمایا کہ تمہارے عمل ہی تمہارے کام آئیں گے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قولہ تعالیٰ وانذر عشیرتك الاقربین حدیث (204)

تو پھر باقیوں کو کس قدر کوشش کرنی چاہیے اور ہمارے لیے کتنا خوف کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اپنے عملوں کو اس طرح ڈھالیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اس دنیا کے عارضی سامانوں کی بجائے اس بات پر نظر رکھنے والے ہوں کہ ہم نے اپنے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29/اکتوبر 2019)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

فرائض کو بھلا دیا ہے اور دنیا کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اس صورت میں تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی ہجرت کا مقصد پورا ہو گیا ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دعویٰ کو پورا کیا ہے کہ وہ اپنے اسلام کا کھل کر اظہار کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ اس لیے جو بھی احمدی اپنے مذہب کی خاطر یہاں ہجرت کر کے آیا ہے اس کو خود بھی اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی پختگی سے دینِ اسلام پر قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ مزید برآں اپنے اردگرد بسنے والے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا چاہیے۔

ایسا نہ ہو کہ ہمارے ممبران جماعت جب دنیاوی طور پر فراخی حاصل کریں تو برائیوں کا شکار ہو جائیں۔ اگر آپ کسی برائی میں مبتلا ہوں گے تو آپ کی آنے والی نسلوں میں اس کا اثر جائے گا۔ اس لیے پوری کوشش کر کے روحانیت اور اخلاقیات پر قائم رہیں اور ایسی خرابیوں سے بچیں جو آپ کو اور آپ کی آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے والی ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے معاشرے کا صحت مند جزو (integrate) نہیں بننا۔ بہت سے لوگ یہاں کافی عرصے سے رہ رہے ہیں اور برطانوی رِیت و رواج کو سمجھتے ہوئے آج معاشرے کا موثر جزو بن چکے ہیں اور اس کا صحت مند حصہ ہیں۔ اس بات میں کوئی برائی نہیں۔ ہر بندے کو معاشرے کا صحت مند حصہ ہونا چاہیے اور اپنے ملک سے وفادار ہونا چاہیے کیونکہ ہمارا دین بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جس ملک میں، جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں ہمیں اس کی ترقی اور بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور معاشرے سے اچھی چیزیں اخذ کرنی چاہئیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ معاشرے میں اس قدر گھل مل جائے کہ اپنی ذمہ داریاں اور فرائض بھول جائے۔ اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے اپنے بچوں کی تربیت اپنے دینی اقدار کے مطابق کرنی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ شخصی آزادی کے نام پر معاشرے کے بنیادی اقدار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ بعض احمدی بچیاں غلط طور پر سمجھتی ہیں کہ اگر ہم آزادی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ملکوں کے ہر ریت و رواج کی پابندی نہیں کریں گی تو ملک کی خدمت نہیں کر سکیں گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ لوگ جن برائیوں میں مبتلا ہیں یعنی نائٹ کلبز میں جانا، ایسے کپڑے پہننا جن سے جسم کے خدّ خال ظاہر ہوتے ہوں، اس کا ننگ ظاہر ہوتا ہو، اس قدر شراب نوشی کرنا کہ اپنی ہوش کھو دینا وغیرہ، کیا یہ عادتیں ملک کی ترقی میں کسی بھی طرح مثبت کردار ادا کر رہی ہیں؟ ان تمام ہتھکنڈوں کو دراصل 'سیکولر' لوگ آزادی کے نام پر انسان کو دین سے دور لے جانے کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور انسان اپنے خالق کو بھلا کر اس سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ تو آزاد اور جدّت پسند معاشرے کی چند مثالیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ باتیں ان بنیادوں کو تباہ کرنے والی ہیں جن پر ایک صحت مند اور مضبوط معاشرہ قائم ہوتا ہے گویا اجتماعی طور پر ان کے ذریعے معاشرے کی بنیادوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور انفرادی طور پر تو لوگوں کو نقصان پہنچ ہی رہا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ جس چیز کو وہ آزادی سمجھتے تھے وہ دراصل ان کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اب بھی بعض غیر مسلم لوگ بے حیائی اور غیر اخلاقی حرکات کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے معاشرے میں مایوسی اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کو کبھی بھی احساسِ کم تری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کو ان تمام برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک احمدی جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرتا ہے اسے ان چیزوں سے بچنا ہے۔ ہر احمدی مسلمان کو اپنے آپ کو معاشرے کی برائیوں سے بچانا ہے۔ اور نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ اپنے اردگرد بسنے والے لوگوں کو بھی ان سے بچائیں اور اس طرح اپنے ملک اور اپنے معاشرے کی خدمت کریں۔ اور اگر آپ حسنِ نیت اور اخلاص کے ساتھ کوشش کریں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈال دے گا اور آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کے دور میں ذہنی صحت کے بارے میں بھی بہت کچھ لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ انسان کو سچا سکون صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) کہ سمجھ لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے کہ ذہنی سکون کے لیے اللہ کی یاد ضروری ہے۔ یہ کوئی خواہ مخواہ کا دعویٰ نہیں۔ تاریخ اس بات کی سچائی کی گواہ ہے، انبیاء اور مذاہب کی تاریخ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ لوگوں نے سچا سکون ہمیشہ اللہ کو یاد کرنے سے حاصل کیا ہے۔ اس لیے یہ خیال نہ رہے کہ محض آزادی سے انسان کو سکون مل سکتا ہے۔ یہ صرف اللہ کا ذکر ہی ہے جو انسان کو پُرسکون کر سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندے جب اسے یاد کرتے ہیں، اور اُس کی نعمتوں اور رحمتوں کے خیال کو دل میں لاتے ہیں تو ان کے دل خوشی اور سکون اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں موجود سمندروں اور پہاڑوں اور جنگلوں کو دیکھتے ہیں تو ان کی خوبصورتی ان کے دل میں اپنے خالق کی حمد اور اس کی عظمت کو بڑھا دیتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بنیادی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچا ذہنی سکون دنیا کی کسی چیز سے نہیں مل سکتا۔ یہ صرف اللہ کے قرب اور اس کے ذکر سے ملتا ہے۔ یاد رکھیں کہ اسلام میانہ رَو مذہب ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ آپ اپنے آپ کو دنیا کے معمولات سے بالکل الگ تھلگ کر لیں۔ اللہ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم دنیا کی سہولیات سے فائدہ اٹھائیں۔ ایسے کاموں میں اور ایسی تفریحات میں حصہ لینا منع نہیں جو صحت مندانہ ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ ان چیزوں کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا، یہ چیزیں آپ کو اپنے اصل مقصد سے ہٹانے والی نہ ہوں۔ اور آپ کا اصل مقصد خدا کو یاد رکھنا اور اس کی قربت پانا ہے۔ اگر یہ چیزیں آپ کے اصل مقصد کے حصول میں حائل ہونے لگیں تو پھر ان سے استفادہ آپ کے لیے غیر مفید ہو جائے گا۔

حضورِ انور نے نہایت خوبصورت انداز میں دنیاوی چیزوں کی مثال نمکین پانی سے دیتے ہوئے فرمایا کہ انسان جتنا بھی نمکین پانی پی لے اس کی پیاس نہیں بجھ سکتی۔ اور اگر انسان اس کو اعتدال سے زیادہ استعمال کر لے تو یقیناً بیمار ہو جائے گا۔ نیز فرمایا کہ اگرچہ پانی انسان کی بقا کی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن اس کا غیر ضروری استعمال اس کی بقا کے لیے خطرہ بھی بن سکتا ہے۔ بارش ہونے سے زمین زرخیز ہو جاتی ہے اور اگر بارش نہ ہو تو خشک سالی ہو جاتی ہے۔ الغرض پانی انسانی زندگی کے لیے بہت اہم ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی قلّت ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسی طرح اگر ایک انسان اللہ کے احکام پر عمل کرنا چھوڑ دے تو وہ اس آسمانی پانی سے محروم ہو جائے گا جس پر اس کی بقا کا دارومدار ہے۔ اللہ کے انبیاء انسان کو روحانی پانی سے سیراب کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اگر ہم ان کی تعلیمات پر عمل کریں گے تو کامیابی سے ہم کنار ہوں گے اور اگر ہم ان تعلیمات کا انکار کر دیں گے اور اپنے اخلاق کو درست نہیں کریں گے تو گویا ہم میٹھے پانی پر نمک والے پانی کو ترجیح دے رہے ہوں گے اور ہم کبھی اپنی پیاس نہیں بجھا سکیں گے۔ نتیجۃً اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم لوگ خوش نصیب ہیں کہ اس چشمے سے سیراب ہونے والے ہیں جو آج کے دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ اگر ہم اس کا انکار کریں گے تو ہم اپنی تباہی کے ذمہ دار خود ہوں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت ان پر غیر ضروری پابندیاں لگاتی ہے جس سے ان کی آزادی سلب ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ غور کریں تو جماعت ان کی آزادی پر کوئی حرف نہیں لاتی بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے۔ جماعت کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے دین پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض احمدی بچوں بچیوں نے معاشرے کی رَو میں بہ کر اپنے گھروں کو چھوڑ دیا اور جماعت کو بھی چھوڑ دیا۔ اس طرح انہوں نے بظاہر وقتی آزادی تو حاصل کر لی لیکن جب وہ اپنی زندگیوں میں آگے بڑھے اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو بعد میں اپنے اس فیصلہ پر نادم ہوئے اور جماعت میں واپس شامل ہوئے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ جس زندگی کو انہوں نے سوچا تھا کہ آزادی کی زندگی ہے وہ دراصل غلامی کی زندگی بلکہ ایک خطرناک راستہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے، کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے فوائد و نقصانات کے بارے میں تسلی سے سوچتا اور غور کرتا ہے۔ ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا دم بھرتے ہیں ہمیں ہر فیصلہ لینے سے پہلے صرف مادی فوائد و نقصانات نہیں بلکہ روحانی فوائد و نقصانات کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک مادی چیز کی جتنی بھی اہمیت کیوں نہ ہو اگر وہ دین کے تقاضوں کے مطابق نہیں تو ایک سچے احمدی کو اسے خیر باد کہنے کے لیے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں دکھانی چاہیے۔ ہر سچے احمدی کو اپنے روحانی اور دینی تعلیمات کو دیگر تمام چیزوں پر فوقیت دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

اپنے خطاب کو ختم کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اَلۡحَیَاءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے احمدی عورتوں اور بچیوں کو مغربی ممالک میں رہتے ہوئے صرف ایسے فیشن اختیار کرنے چاہئیں جو انہیں غیر اخلاقی حالت اور بے حیائی کی طرف لے جانے والے نہ ہوں۔ ایسے فیشن کی پیروی نہ کریں، ایسے لباس نہ پہنیں جو آپ کے جسم کے خدّ و خال کو ظاہر کرنے والے ہوں بلکہ ایسے لباس پہنیں جو حیا کے دائرے کے اندر ہوں اور ان سے آپ کی پاکیزگی اور عفّت کی حفاظت ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا بعض اوقات بچیاں سر کو یا اپنے بالوں کو یا بعض اوقات فیشن کی وجہ سے اپنے سینے کو بھی نہیں ڈھانپتیں۔ بعض ایسے کوٹ برقعے کے طور پر پہنتی ہیں جو ان کے جسم کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پردے کی شرائط کو پورا کرنے والا کوٹ پہننا چاہیے اور درست طریق سے سر کو سکارف سے ڈھانپنا چاہیے۔ ہمیشہ اتنے بہترین انداز میں لباس پہنیں کہ کسی کو آپ کی حیا داری اور عفّت پر سوال اٹھانے کا بھی موقع نہ ملے۔ آپ کو اپنے پردے پر مان ہونا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مرد اور عورت کو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے دائروں، اس کی حدود میں رہنا چاہیے۔ ہمارے دائرے خدا کے بنائے ہوئے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدیت اسلام سے زیادہ سخت ہے۔ فرمایا کہ احمدیت اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پردہ کے بارے میں قرآن کے واضح احکامات سے واقفیت حاصل کریں اور حیا کے معیار جاننے کے لیے قرآن کو غور سے پڑھیں۔ قرآن کریم کی تمام تعلیمات کی پیروی کریں۔ قرآن کو اپنا رہنما بنائیں، اس کی عطا کردہ ہدایات پر توجہ سے عمل کریں اور یاد رکھیں کہ ہمیں قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی طاقت تب ہی حاصل ہوگی جب ہم اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو ہمارے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور ہر وقت قربانی کے لیے تیار رہنے کے دعوے جھوٹے اور بے معنی اور کھوکھلے ہوں گے۔

اللہ آپ کو توفیق دے کہ آپ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور یہ سمجھنے کی توفیق دے کہ آپ کی زندگیوں کا حقیقی مقصد اللہ کی قربت کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو ہر لحاظ سے بہترین انداز میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 1 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 2019)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 ر فروری 2020 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُصعب بن عمیرؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوعبدالدار سے تھا۔ آپ کے والد کا نام عمیر بن ہاشم اور والدہ کا نام حَناس بنت مالک تھا۔ آپ کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا جو اُم المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کی بہن تھیں۔ حَمْنَہ بنت جحش سے ایک بیٹی زینب پیدا ہوئیں۔

سوال حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی پرورش کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپکی والدہ نے آپ کی پرورش بڑے ناز و نعمت سے کی۔ وہ انہیں بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہناتی تھیں۔ آپ مکّہ کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرمی جوتا جو امیر لوگوں کے لیے مخصوص تھا، پہنا کرتے تھے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یاد کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے مصعب سے زیادہ حسین و جمیل اور ناز و نعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ابتدا میں اسلام قبول کرنے پر کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیرؓ سابقین میں شامل تھے۔ آپ چُھپ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہؓ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں اور والدہ کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ آپؓ قید میں ہی رہے یہاں تک کہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ آپؓ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پہلے حبشہ اور بعد میں مدینے کی طرف۔

سوال اسلام کی خاطر حضرت مصعب بن عمیرؓ کو کیا قربانی پیش کرنے کی سعادت ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روز مصعب بن عمیرؓ رسول اللہؐ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت حضرت مصعبؓ کے پیوند شدہ کپڑوں میں چمڑے کی ٹاکیاں لگی ہوئی تھیں۔ صحابہؓ نے حضرت مصعبؓ کو دیکھا تو سر جھکا لیے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے آ کر سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ! دُنیا داروں کو ان کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعبؓ کو اُس زمانے میں دیکھا ہے جب شہرِ مکہ میں اس سے بڑھ کر صاحبِ ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی مگر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے وہ سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی حالت کو دیکھ کر آئندہ زمانے کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ آئے۔ ان کے بدن پر چمڑے کی پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کی اس ناز و نعمت کو یاد کر کے رونے لگے جس میں وہ پہلے تھے۔ پھر فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت جبکہ تم میں سے ایک شخص ایک جوڑے میں صبح کرے گا تو دوسرے جوڑے میں شام کرے گا اور اسکے سامنے ایک برتن کھانے کا رکھا جائے گا تو دوسرا اٹھایا جائے گا۔ اور تم اپنے مکانوں میں ایسے ہی پردے ڈالو گے جیسا کہ کعبے پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔

سوال آنحضرتؐ کی یہ پیشگوئی سن کر صحابہ نے آنحضرتؐ سے کیا پوچھا اور آپؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! کیا ہم اس وقت آج سے بہت اچھے ہوں گے اور عبادت کے لیے فارغ ہوں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم آج کے دن ان دنوں سے بہتر ہو۔

سوال ہجرت حبشہ کے وقت مخالفین اسلام کو کس طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کے فرمانے پر ماہِ رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ قریشِ مکہ کو ان لوگوں کی ہجرت کا جب علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے۔ انہوں نے ان مہاجرین کا پیچھا کیا مگر جب ان کے آدمی ساحل پر پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھا اور یہ لوگ ناکام واپس لوٹے۔ حبشہ میں پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

سوال بیعتِ عقبہ اولیٰ کے بعد حضرت مصعب بن عمیرؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ذمہ داری عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعتِ عقبہ اولیٰ کے موقع پر مدینہ سے آئے ہوئے بارہ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب یہ لوگ واپس مدینہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں آپؓ قاری اور مقری، استاد کے نام سے مشہور ہو گئے۔ آپؓ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

سوال حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں کیا خدمات بجالائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصعبؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زُرارہؓ کے مکان پر قیام کیا اور اسی مکان کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ اسعد بن زرارہؓ کی تجویز پر آنحضرتؐ نے مصعبؓ بن عمیر کو جمعہ کی نماز کی ہدایت فرمائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اوس و خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ بعض صورتوں میں تو ایک قبیلے کا قبیلہ ایک دن میں ہی سب کا سب مسلمان ہو گیا۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے بہت سے افراد مسلمان ہوئے۔

سوال حضور انور نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تیرہ نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقعہ پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ مصعبؓ بن عمیر بھی ان کے ساتھ تھے۔ مصعبؓ کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آ کر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مصعبؓ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک رسول اللہؐ سے نہیں ملا۔ آپؐ سے مل کر پھر تمہارے پاس آؤں گا۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ جب اپنی ماں سے ملنے گئے تو ان کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصعبؓ آنحضرتؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔ وہ بہت جلی بھنی بیٹھی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مصعبؓ نے کہا ماں! میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مصعبؓ نے جواب دیا۔ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرتؐ پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکّی مشرکہ تھی سنتے ہی شور مچا دیا کہ مجھے ستاروں کی قسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہ ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مصعبؓ کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ بھاگ کر نکل گئے۔’’

سوال حضور انور نے محترم منور احمد جاوید صاحب مرحوم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب 22 فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کے دادا (صوبیدار میجر) حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ تھے اور ان کے نانا حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ تھے۔ دونوں بزرگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال حضور انور نے مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب مرحوم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ابن شیخ محبوب عالم خالد صاحب 16 ر فروری 2020ء کو ربوہ میں تقریباً اکیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ان کے والد ٹی آئی (TI) کالج میں پروفیسر تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ناظر بیت المال آمد بنایا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر کیا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ ثانی شاہدہ منور شمیم صاحبہ ہیں اور پہلی اہلیہ سے جو وفات پا گئی تھیں ان کا ایک بیٹا ہے۔

......☆......☆......☆......

مدینہ میں اسلام کا پیغام اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6 ر مارچ 2020 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کے متعلق کیا خبر مل رہی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار خبر دی جا رہی تھی کہ تمہارے لیے ہجرت کا وقت آ رہا ہے اور آپؐ پر یہ بھی کھل چکا تھا کہ آپؐ کی ہجرت کا مقام ایک ایسا شہر ہے جس میں کنویں بھی ہیں اور کھجوروں کے باغ بھی پائے جاتے ہیں۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ایام میں کس طرح عرب کے لوگوں کو اللہ کا پیغام سناتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد رسول اللہؐ جہاں کچھ آدمیوں کو کھڑا دیکھتے تھے ان کے پاس جا کر انہیں توحید کا وعظ سنانے لگ جاتے تھے اور خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیتے تھے اور ظلم اور بدکاری اور فساد اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے تھے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج کے موقع پر مدینہ کے چند آدمیوں کو کیا تبلیغ کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک حج کے موقع پر آپ منیٰ کی وادی میں پھر رہے تھے کہ چھ سات آدمی جو مدینہ کے باشندے تھے آپؐ کو نظر آئے۔ آپؐ نے ان سے کہا کہ کیا آپ لوگ تھوڑی دیر بیٹھ کر میری باتیں سنیں گے؟ ان لوگوں نے آپؐ کی بات مان لی۔ آپؐ نے انہیں بتایا کہ خدا کی بادشاہت قریب آ رہی ہے۔ بت اب دنیا سے مٹا دیئے جائیں گے۔ توحید کو دنیا میں قائم کر دیا جائے گا۔ نیکی اور تقویٰ پھر ایک دفعہ دنیا میں قائم ہو جائیں گے۔ کیا مدینہ کے لوگ اس عظیم الشان نعمت کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں؟’’ ان لوگوں نے کہا ہم آپؐ کی تعلیم کو قبول کرتے ہیں۔ اور مدینہ جا کر ہم اپنی قوم کو بتائیں گے اور ان کے فیصلے سے آپ کو آگاہ کریں گے۔

سوال مدینہ میں کون کون سے قبائل آباد تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت مدینہ میں دو عرب قبائل اَوس اور خزرج بستے تھے اور تین یہودی قبائل یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر اور بنو قینقاع۔ اَوس اور خزرج کی آپس میں لڑائی تھی۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر اوس کے ساتھ اور بنو قینقاع خزرج کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔

سوال مدینہ پہنچ کر جب ان ابتدائی مسلمانوں نے اسلام کا پیغام پہنچایا تو مدینہ والوں اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ واپس گئے اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں آپؐ کی تعلیم کا ذکر کرنا شروع کیا۔ جب ان حاجیوں سے مدینہ والوں نے محمد رسول اللہؐ کے دعویٰ کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور انہوں نے کہا یہ تو وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کی یہودی ہمیں خبر دیا کرتے تھے۔ بہت سے نوجوان یہ سن کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی سچائی سے متاثر ہوئے اور یہودیوں سے سنی ہوئی پیشگوئیاں ان کے ایمان لانے میں مؤید ہوئیں اور اگلے سال وہ حج کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔ ان میں سے دس خزرج قبیلہ کے تھے اور دو اوس کے۔

سوال ان مسلمانوں نے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر کس بات

کا اقرار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: منیٰ میں وہ آپؐ سے ملے اور انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر اس بات کا اقرار کیا کہ وہ سوائے خدا کے اَور کسی کی پرستش نہیں کریں گے۔ وہ چوری نہیں کریں گے۔ وہ بدکاری نہیں کریں گے۔ وہ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے۔ وہ ایک دوسرے پر جھوٹے الزام نہیں لگائیں گے۔ نہ وہ خدا کے نبی کی دوسری نیک تعلیمات میں نافرمانی کریں گے۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ کو کیا کیا اسلامی خدمات بجالانے کا موقع ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ کے لوگوں کو دین اسلام سکھانے کے لیے حضرت مصعب کو بھیجا۔ حضرت مُصعَب بن عمیرؓ غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور احد میں مہاجرین کا بڑا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔ غزوہ بدر میں مہاجرین کا بڑا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عمیرؓ کے پاس تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا تھا۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کس جنگ میں اور کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُصعَب بن عمیرؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ غزوۂ احد کے روز آپ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابن قَمِئَۃ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہو کر آپ کے دائیں بازو پر جس سے آپؓ نے جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر حضرت مُصعَبؓ یہ آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ۔ اور جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قَمِئَۃ نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپؓ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد ابن قَمِئَۃ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مُصعَبؓ کے سینے میں گاڑ دیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا۔ حضرت مُصعَبؓ گر پڑے۔ شہادت کے وقت حضرت مُصعَبؓ کی عمر چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی نعش کے پاس کھڑے ہو کر کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے جب حضرت مُصعَبؓ کی نعش کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ فَمِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ یَشۡھَدُ اَنَّکُمُ الشُّھَدَاءُ عِنۡدَ اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔ کہ خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی اللہ کے ہاں شہداء ہو۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کے متعلق صحابہؓ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کی زیارت کر لو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

سوال شہادت کے وقت حضرت مصعب بن عمیرؓ کی کیا حالت تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احد میں جب مُصعَبؓ شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ آنحضرتؐ کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سامنے افطار کے وقت کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ کہنے لگے کہ مُصعَب بن عمیرؓ شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ وہ ایک ہی چادر میں کفنائے گئے۔ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر کھل جاتا۔ ہمیں دنیا کی وہ کشائش ہوئی جو ہوئی اور ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ جلدی ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کتنے نقیب عطا کیے گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی کریمؐ نے فرمایا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجیب رفیق عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں۔ میں اور میرے دونوں بیٹے، جعفر اور حمزہ، ابوبکر، عمر، مُصعَب بن عُمیر، بلال، سلمان، مقداد، ابوذر، عمّار اور عبداللہ بن مسعود۔

سوال حضور انور نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زوجہ کے صبر و رضا کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: جنگ احد سے واپسی پر حمنہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا اے حمنہ! تو صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ عرض کیا کس کے ثواب کی؟ فرمایا اپنے ماموں حمزہ کی۔ حضرت حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ غَفَرَ لَہٗ وَ رَحِمَہٗ ھَنِیۡئًا لَہُ الشَّھَادَۃَ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حمنہ! صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ عرض کی کہ یہ کس کے ثواب کی۔ فرمایا اپنے بھائی عبداللہ کی۔ اس پر حمنہ نے پھر یہی کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے حمنہ! صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ عرض کیا حضور یہ کس کے لیے؟ فرمایا مُصعَب بن عمیرؓ کے لیے۔ اس پر حمنہ نے کہا ہائے افسوس! یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا کہ واقعی شوہر کا بیوی پر بڑا حق ہے کہ کسی اَور کا نہیں۔

......☆......☆......☆......

ٹال دیتا ہے وہ قضاؤں کو

(تنویر احمد ناصر، نائب ایڈیٹر اخبار بدر)

لطف کر بخش دے خطاؤں کو — دُور کر دے سبھی بلاؤں کو
ہر طرف موت کی تمازت ہے — اِک اشارہ ہو نَم ہواؤں کو
ہیں سزاوار تیری رحمت کے — روک دے قہر کی گھٹاؤں کو
ماں سے بڑھ کر تو پیار کرتا ہے — چھوڑ جانے بھی دے سزاؤں کو
یہ خدائی تجھے ہی زیبا ہے — عقل دے دہر کے خداؤں کو
آسمانی ہے سائبان اپنا — جاودانی ہو ایسی چھاؤں کو
میرے آقا کی عمر لمبی ہو — سُن ہماری سبھی دعاؤں کو
لحہ لحہ سنبھالتا ہے تو — جانتا ہوں تری وفاؤں کو
اُس کے در پر جھکے رہو ناصرؔ — ٹال دیتا ہے وہ قضاؤں کو

☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں“

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851
9082768330

طالب دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 دسمبر 2019ء بروز ہفتہ نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالرشید ارشد ریحان صاحب

ابن مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب (برمنگھم، یوکے)

14 دسمبر 2019ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا خاندان برمنگھم جماعت کے اولین ممبران میں سے ہے۔ مرحوم ابتدائی عمر سے ہی جماعتی خدمت بجالانے میں مستعد رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، خوش اخلاق، مہمان نواز، مستحقین کی مدد کرنے والے ایک انتہائی نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ بہت عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب کے داماد اور مکرم سید سلمان شاہ صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کے خسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمود غوری صاحب ابن مکرم محمد یوسف غوری صاحب مرحوم (حیدر آباد دکن، انڈیا)

15 دسمبر 2019ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خاموش طبع، نرم مزاج اور نیک فطرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم میاں مبارک احمد صاحب

ابن مکرم میاں غلام رسول صاحب (اوکاڑہ)

12 دسمبر 2019ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، قران کریم کی باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، ہر دل عزیز، نافع الناس اور ایک خوش مزاج انسان تھے۔ جب بھی کہیں سے کوئی رقم آتی سب سے پہلے چندہ ادا کرتے اور ہمیشہ یہی سبق اپنے بچوں کو بھی دیا۔ قائد ضلع اوکاڑہ کے علاوہ اپنی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری مال اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی وجہ سے اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور آپ نے یہ مشکل وقت بڑے صبر اور تحمل سے گزارا۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم میاں مظفر احمد صاحب خالد (مربی سلسلہ، حال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کے بھائی اور مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب (مربی سلسلہ، فیلتھم، یوکے) کے ماموں تھے۔

(3) مکرم عبداللطیف شرما صاحب (کینیڈا)

13 دسمبر 2019ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت عبدالرحیم صاحب شرماؓ کے چھوٹے بیٹے اور مکرم مولوی عبد الکریم شرما صاحب مرحوم (سابق مبلغ افریقہ) کے بڑے بھائی تھے۔ انتہائی سادہ مزاج، درویش صفت، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ پاکستان اور کینیڈا میں مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پائی۔ اندرون سندھ سے جو احمدی طلباء حصول تعلیم کے لیے حیدر آباد آتے ان کی رہائش اور دیگر ضروریات کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ کینیڈا میں قاضی سلسلہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خلافت جوبلی تک کئی غیر مسلموں کو 100 سے زائد قرآن کریم کے نسخے پیش کرنے کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2018ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ مناہل محمود سردار کا ہے جو محمود الغنی سردار صاحب (لاہور) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم باران حیدر ٹیپو ابن حیدر الدین ٹیپو صاحب (کراچی) کے ساتھ سات لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں خاندان اور ان کے نوجوان لڑکے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ زرنا سفیر (واقفہ نو) کا ہے جو سفیر احمد صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم انصر احمد چوہدری ابن بشیر احمد چوہدری صاحب (برسٹل) کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔ دونوں، لڑکا بھی اور لڑکی بھی، خاوند بھی اور بیوی بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور جیسا کہ نکاح کے خطبات میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ پر چلنے کی نصیحت فرمائی ہے، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اگلی نسل کے لیے بھی وہ مثال قائم کریں جو دین پہ قائم رہنے والی ہو اور صرف دنیا کے پیچھے چلنے والی نہ ہو۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد دونوں نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 اپریل 2020)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا

وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ جماعت احمدیہ حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ) حلقہ مہدی پٹنم میں مورخہ 12 جنوری 2020 بروز اتوار مکرم ابوالحسن سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جُنید احمد صاحب نے کی۔ مکرم زبیر احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم سیّد اویس صاحب نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعدازاں خاکسار نے ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے حسن سلوک‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

★ جماعت احمدیہ سرینگر (صوبہ جموں وکشمیر) میں مورخہ 24 نومبر 2019 کو بعد نماز ظہر مکرم پروفیسر میر عبدالحمید صاحب صدر جماعت سرینگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم بابر گلزار صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد نایک صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف شاہ صاحب نے ’’سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے آئینہ میں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں خاکسار نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے دور حاضر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کو اپنانے کی اہمیت بیان کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عارف احمد نایک، مربی سلسلہ سرینگر)

★ جماعت احمدیہ پنکال ضلع کٹک (صوبہ اڈیشہ) میں مورخہ 12 نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے احمدیہ مسجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا جس کے بعد احمدیہ قبرستان میں خدام اور اطفال کا وقار عمل ہوا۔ بعد نماز مغرب وعشا خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طیب احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے کی۔ بعدہ مکرم ابوبکر صاحب، مکرم ایجاب الحق صاحب، مکرم محمد سبحان صاحب، مکرم محبوب احمد خان صاحب، مکرم زین العابدین صاحب، مکرم غنی خان صاحب، مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ سونگڑہ، مکرم مولوی حلیم احمد صاحب مبلغ انچارج کٹک اور مکرم معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ پنکال نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(روشن خان، امیر جماعت احمدیہ پنکال ضلع کٹک)

جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

★ جماعت احمدیہ کشمنڈی ضلع مالدا (صوبہ آسام) میں مورخہ 20 فروری 2020 کو صدر جماعت کشمنڈی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں پالسہار، باسکوری، کنائی اور پانی شالہ سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ علاوہ ازیں جماعت آٹھ کوڑا، بیرگاچھی، اور ہری پور میں بھی جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد کیا گیا۔

(فیروز احمد ندیم، مبلغ انچارج ضلع مالدا، دیناجپور)

★ جماعت احمدیہ کھڑگ پور (صوبہ بنگال) میں مورخہ 27 فروری 2020 کو مکرم فیروز عالم صاحب صدر جماعت کھڑگ پور کے سرکاری بنگلہ میں جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ نادیہ بشریٰ نے کی۔ مکرم ناصر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے متن پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ پڑھ کر سنایا جس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلو اور آپؓ کے کارہائے نمایاں بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مرزا انعام الکبیر، معلم سلسلہ کھڑگ پور)

★ جماعت احمدیہ محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 23 فروری 2020 کو مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم غلام احمد صاحب نے کی۔ مکرم شباب احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ عزیزم ارشان احمد نے ایک حدیث پڑھ کر سنائی۔ بعدہ خاکسار نے متن پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم حبیب اللہ شریف، اور خاکسار نے یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالواحد خان، مبلغ سلسلہ محبوب نگر)

جماعت احمدیہ کٹا کشاپور ضلع ورنگل میں مریضوں کو پھل تقسیم کیے گئے

مورخہ 1 جنوری 2020 کو مجلس خدام الاحمدیہ کٹا کشاپور (صوبہ تلنگانہ) کی جانب سے ورنگل کے ہسپتال میں مریضوں میں پھل اور بریڈ تقسیم کیے گئے۔ ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر گوتم صاحب نے اپنی نگرانی میں پیکنگ کروا کر مریضوں کو یہ خوردنی اشیا تقسیم کیں۔ بعدہ مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ انچارج ورنگل نے ہسپتال کے اسٹاف کو جماعت کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر خاکسار کے علاوہ مکرم سید محمود احمد صاحب، شیخ قاسم صاحب، شیخ حسین صاحب، محمد حسین صاحب، شیخ مجیب صاحب، محمد رحیم پاشا صاحب، محمد عظمت صاحب اور سید کریم صاحب موجود تھے۔

(سید ولی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ کٹا کشاپور، ورنگل)

ضلع ورنگل کی جماعتوں میں مثالی وقار عمل کا انعقاد

کٹا کشاپور: مورخہ 5 جنوری 2020 کو مجلس خدام الاحمدیہ کٹا کشاپور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ کی جانب سے مثالی وقار عمل کے ذریعہ گاؤں کے تمام بازاروں کو صاف کیا گیا۔ مکرم سید ولی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کے ساتھ وقار عمل کا آغاز کرایا۔ صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک خدام واطفال نے وقار عمل کیا۔ گاؤں کے سرپنچ اور پنچایت کے سیکرٹری بھی اس میں شامل ہوئے اور جماعت کے کاموں کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

تمڑ پلی: مورخہ 10 جنوری 2020 کو مجلس انصاراللہ تمڑ پلی کے زیر اہتمام صبح 9 سے ساڑھے گیارہ بجے تک ایک مثالی وقار عمل کیا گیا۔ ان ایام میں صوبہ تلنگانہ میں حکومت کی جانب سے دیہات میں صاف صفائی کے کام کرائے جارہے تھے۔ اس مناسبت سے خدام وانصار اور اطفال نے مل کر گاؤں کی سڑکوں کی صفائی کی۔ نیز راستہ کے دونوں اطراف کانٹے دار جھاڑیوں کو صاف کیا۔ بعدازاں خاکسار نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے خدمت انسانیت کے کاموں کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ گاؤں کے سرپنچ اور پنچایت کے ممبران بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے اور انہوں نے جماعت کی کاوشوں کا تعریف کی۔ اس موقع پر مکرم بادشاہ صاحب صدر جماعت اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ممبران بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

جماعت احمدیہ سرسی والا میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 23 جنوری 2020 کو جماعت احمدیہ سرسی والا ضلع مانسہ (صوبہ پنجاب) میں بعد نماز مغرب وعشا مکرم ایوب علی صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ایوب علی صاحب نے اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم شوکت علی صاحب مبلغ انچارج بٹھنڈا نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں چالیس افراد نے شرکت کی۔

(ستپال احمد، معلم سلسلہ سرسی والا، ضلع مانسہ)

جماعت احمدیہ یمنانگر میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 13 تا 15 جنوری 2020 کو جماعت احمدیہ یمنانگر (صوبہ ہریانہ) میں سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں اطفال وناصرات کے علاوہ انصار، خدام اور لجنہ نے بھی شرکت کی۔ جملہ شاملین کو صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت قرآن کریم، نماز باترجمہ کے علاوہ اہم دینی معلومات سکھائی گئی۔ روزانہ قرآن کریم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا گیا۔ شاملین کو نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے حقیقی وابستگی کے متعلق نصائح کی گئیں اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سننے اور حضور انور کو خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دوران کیمپ شاملین کے علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب مکرم منظور علی صاحب صدر جماعت یمنانگر کی زیر صدارت بمقام ’’مسجد سلام‘‘ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (سید وحیدالدین احمد، مبلغ سلسلہ یمنانگر، ہریانہ)

جماعت احمدیہ کشن گڑھ میں یک روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ 26 جنوری 2020 کو جماعت احمدیہ کشن گڑھ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے یک روز ریفریشر کورس برائے قائدین وضلعی مجلس عاملہ، منعقد کیا گیا جس میں 43 خدام واطفال نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس مکرم سریش کاٹھات صاحب قائد ضلع اجمیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اطہر احمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ روپن گڑھ نے کی۔ عہد مکرم سریش کاٹھات صاحب نے دہرایا۔ مکرم آصف احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبدالقدوس صاحب نے تفصیل سے مجلس عاملہ کی ذمہ داریاں اور کارکردگی کے طریق بیان کیے۔ بعد نماز ظہر دوسرا سیشن منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم مظہر احمد صاحب مبلغ انچارج اجمیر وپالی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ’’مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم سریش کاٹھات صاحب نے شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ خاکسار نے ’’پردہ کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہاخان اجمیر صوبہ راجستھان)

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
(سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

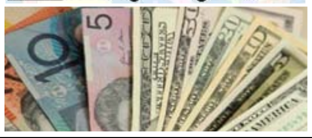

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا: رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED Cell: +91-7207059581 +91-9100415876

MWM

METAL & WOOD MASTERS

Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S

e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے

اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور

سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں

روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر

اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں

اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office

Prosper Education Pvt Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.

Phone : +91 40 49108888.

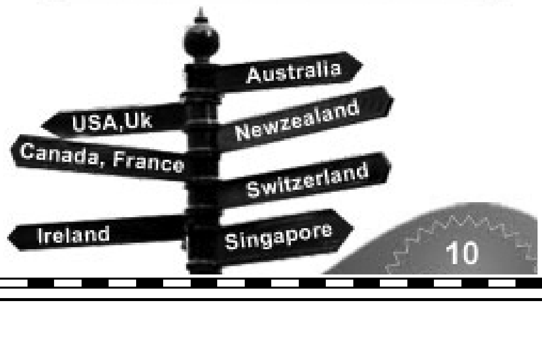

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 21 - May - 2020 Issue. 21

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

افسوس کی بات کہ ہمارے بہت سے ممبرانِ جماعت جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں اپنی روحانی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے

وہ بیعت کرنے کے باوجود دنیا کی طرف مائل ہیں، وہ ماڈرن ٹیکنالوجی پر بہت زیادہ وقت ضائع کر رہے ہیں

وہ اپنی روحانی ترقی کیلئے کتب پڑھنے اور مثبت مواد سے فائدہ اٹھانے میں سستی دکھا رہے ہیں

لجنہ ممبرز کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے بھی روحانیت کی طرف قدم مارنے والے ہوں

عورت معاشرے کی تعمیر میں ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ آئندہ نسلیں اس کی گود میں پلتی اور اس سے تربیت حاصل کرتی ہیں

اس وجہ سے احمدی عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ان کو ایسے پروگرام اور ایسی کتابوں سے استفادہ کرنا چاہیے

جو انہیں اپنے فرائض پورا کرنے میں مدد دیں اور جس کی وجہ سے وہ مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں

خطاب سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یو.کے مورخہ 15 ستمبر 2019ء بمقام کنٹری مارکیٹ ہمپشئر (یو.کے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: آج اللہ کے فضل سے آپ کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

الحمدللہ کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ گزشتہ چند سالوں کے دوران لجنہ اماء اللہ یو کے نے ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے بھی اور دیگر کاموں کے لحاظ سے بھی ترقی کی ہے۔ لجنہ نے بہت سے مفید پروگرامز اور سکیمز کا اجرا کیا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ جب ہم کامیابی اور ترقی کی طرف جاتے ہیں تو یہ ہمارے لیے اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اپنی اصل اسلامی اقدار پر قائم رہنے کی کوشش میں مگن ہو جائیں اور بطور مسلمان اپنی پہچان کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تعلیمات اور آپ کی اپنے ممبرانِ جماعت سے وابستہ امیدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس لیے مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسلام کی شان و شوکت کو پھر سے دنیا میں قائم کریں اور گزشتہ صدیوں کے دوران اس میں رواج پا جانے والی غلطیوں کو دور کریں۔ نیز یہ کہ مسلمانوں کی درست اسلامی عقائد کی طرف رہنمائی فرمانے کے ساتھ ساتھ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور ہر مذہب و ملّت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو قرآن کی بے مثال اور عالمی تعلیمات سے روشناس کروائیں۔ اسی لیے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آپؑ کا دور، اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے کا دور ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والے ہیں۔ اس لحاظ سے دنیا کو یہ بتانا ہمارا فرض ہے کہ آج اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ ہمارا یہ مطمحِ نظر ہونا چاہیے کہ ہم اپنے کردار سے یہ ثابت کریں کہ اسلام کی تعلیمات ہی دنیا میں قیامِ امن کا ذریعہ ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں پونے دو ارب کے قریب مسلمان بستے ہیں اور ان میں ہزاروں مسلمان علماء ہیں جو اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے دعویدار ہیں۔ لیکن اس کے باوجود امتِ مسلمہ میں کوئی اتحاد نہیں اور دنیا میں بھی اور امّتِ مسلمہ میں بھی کوئی امن نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ سوائے مٹھی بھر چند لوگوں کے جنہوں نے مسیح موعود کو مان لیا ہے باقی تمام دنیا کے مسلمان باہمی انتشار کی وجہ سے ترقی سے محروم ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ وہ قرآن کی حقیقی تعلیمات سے دور ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد اسلام کی حقیقی تعلیمات کو زندہ کرنا اور شریعت کا قیام تھا۔ ان عظیم الشان مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آج کے دور میں ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذرائع مواصلات کو قائم فرمایا تا کہ اسلام کا پیغام دنیا تک سہولت کے ساتھ پہنچے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ان تمام ذرائع ابلاغ کو اسلامی تعلیمات کی ترویج و تبلیغ کے لیے زیرِ استعمال لاتی ہے۔ لیکن صرف اسلام کا پیغام پہنچا دینا کافی نہیں۔ ہم اپنا مقصد اس وقت تک حقیقی طور پر پورا نہیں کر سکتے جب تک ہر احمدی اپنی ذات میں اسلام کی عظیم الشان تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر نہیں بن جاتا۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیروکاروں سے امید رکھتے ہیں کہ ہر کوئی اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جدید مواصلاتی ذرائع صرف نیک کاموں کے لیے ہی استعمال ہو رہے ہیں۔ ان سے بہت بڑھ کر ان ذرائع کو معاشرے کی اخلاقی اور روحانی اقدار کو تباہ و برباد کرنے کے لیے بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ تا کہ آزادی اور تفریح کے نام پر یہ لوگ دنیا سے نیکی اور حیا کو ختم ہی کر دیں۔ گویا اگر یہ ذرائع ایک طرف نیکی کو پھیلانے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں تو دوسری جانب انہیں برائی کو فروغ دینے کے لیے بھی خوب استعمال کیا جا رہا ہے۔

بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جب غریب ممالک کے محدود وسائل رکھنے والے لوگ ترقی یافتہ ممالک میں بسنے والوں کی طرف سے تیار کردہ ویڈیوز کو دیکھتے ہیں جن میں آزادانہ اور غیر پاکیزہ طرزِ زندگی کو خوبصورت بنا کر دکھایا جاتا ہے تو غریب ممالک کے رہنے والے ایک احساسِ محرومی کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ وہ بھی اس غیر پاکیزہ زندگی کو جینے کی تمنا کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک طرف اللہ کی مرضی کے مطابق جدید ٹیکنالوجی کی ترقی اسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لیے ہے تو دوسری جانب یہ ٹیکنالوجی انسان کو تباہ کرنے کے لیے بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ مثلاً پورنوگرافی انٹرنیٹ اور ٹی وی پر کھلے عام موجود ہے۔ اس میں مرد اور عورت کے در پردہ اور ذاتی تعلقات کو عام کر دیا گیا ہے اور اس بات کو ایک نارمل چیز سمجھا جانے لگا ہے۔ اس سے معاشرے کے اقدار پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اس برائی کو ختم کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور آپ سب کو بطور ممبر لجنہ اماء اللہ اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کو ان برائیوں سے بچانے کیلئے سب سے پہلے ہمیں خود ان بے حیائیوں سے بچنا ہوگا۔ دنیا کی ایجادات سے ہمیں صرف ان چیزوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے جو ہم میں نیکی پیدا کرنے کا موجب ہوں، ہماری اخلاقی حالت کو بہتر کریں اور ہم ان چیزوں کے استعمال سے اللہ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ رکھنے کی وجہ سے حضورﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا جو کہ درحقیقت قرآنِ مجید اور رسول کریمﷺ کی ہی تعلیمات ہیں۔ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے مثبت اثرات لینے ہوں گے اور منفی اثرات سے بچنا ہوگا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ افسوس کی بات کہ ہمارے بہت سے ممبرانِ جماعت جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں اپنی روحانی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے۔ وہ بیعت کرنے کے باوجود دنیا کی طرف مائل ہیں۔ وہ ماڈرن ٹیکنالوجی پر بہت زیادہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ اپنی روحانی ترقی کے لیے کتب پڑھنے اور مثبت مواد سے فائدہ اٹھانے میں سستی دکھا رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ لجنہ ممبرز کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے بھی روحانیت کی طرف قدم مارنے والے ہوں۔ عورت معاشرے کی تعمیر میں ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ آئندہ نسلیں اس کی گود میں پلتی اور اس سے تربیت حاصل کرتی ہیں۔ اس وجہ سے احمدی عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کو ایسے پروگرام اور ایسی کتابوں سے استفادہ کرنا چاہیے جو انہیں اپنے فرائض پورا کرنے میں مدد دیں اور جس کی وجہ سے وہ مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ایم ٹی اے کے علاوہ اَور کچھ نہ دیکھیں۔ آپ ایسے پروگرام دیکھیں جن سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہو، ہلکے پھلکے پروگرام بھی دیکھنے میں حرج نہیں لیکن آپ کو ایسے پروگرامز سے کلّیۃً اجتناب کرنا چاہیے جن کو دیکھنے سے انسان کی شرافت اور اسکی حیا پر زد پڑتی ہو۔ ایسے پروگرام دیکھیں جن سے آپ کی روحانی اور اخلاقی حالت میں بہتری پیدا ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم میں سے کتنی ہیں جو خود یا ان کے والدین یا ان کے دادا دادی اس وجہ سے پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں پہنچے ہیں کیونکہ ان کو اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ لیکن اگر اس ملک میں مذہبی آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی مذہب پر عمل نہیں کیا جا رہا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اپنے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad